السعر
٣ ر.س

٣٨

الدعاء

ويليه

العلاج بالرقى

من الكتاب والسنة

تأليف

الفقير إلى الله تعالى

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

باللغة الأوردية

ترجمة إلى الأوردية

أبو المكرم عبد الجليل
(رحمه الله)

أشرف المؤلف على مراجعة الترجمة وتصحيحها

ر دمك: ٣-٣٩٧-٤٤-٩٩٦٠

کتاب و سنت کی دعائیں

مع

شرعی دم کے ذریعہ علاج

کتاب و سنت کی دعائیں

مع

شرعی دم کے ذریعہ علاج

تالیف

ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی

اردو ترجمہ

ابوالمکرّم عبدالجلیل

نظر ثانی

محمد اقبال عبدالعزیز

مؤسسة الجریسی للتوزیع والاعلان

پوسٹ بکس: ۱۴۰۵- الریاض: ۱۱۴۳۱

فون: ۴۰۲۲۵٦۴- فیکس: ٦۷۰۳۰۲۴

بسم الله الرحمن الرحيم

ح سعيد بن علي بن وهف القحطاني . ١٤٢٥هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

القحطاني ، سعيد بن علي بن وهف

الدعاء من الكتاب والسنة ويليه العلاج بالرقى من الكتاب والسنة ـ سعيد بن علي بن وهف القحطاني ـ الرياض، ١٤٢٥هـ.

٢٥٦ ص . ٨,٥ × ١٢ سم

ردمك ، ٣ ـ ٣٩٧ ـ ٤٤ ـ ٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١ ـ الأدعية والأوراد أ ـ العنوان

ديوي ٢١٢,٩٣ ١٤٢٥/١٠٣

رقم الإيداع ، ١٤٢٥/١٠٣

ردمك ، ٣ ـ ٣٩٧ ـ ٤٤ ـ ٩٩٦٠

الطبعة الأولى ، محرم ١٤٢٥هـ

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ

﴿وَلِلَّهِ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾الاعراف:۱۸۰۔

اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، سو اللہ کو اچھے ناموں سے ہی پکارا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں الحاد کے مرتکب ہوتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے چند نام یہ ہیں:

الله الأول الآخر الظاهر الباطن العلي

الأعلى المتعال العظيم المجيد الكبير السميع

البصير العليم الخبير الحميد العزيز القدير

القادر المقتدر القوي المتين الغني الحكيم

الحليم العفو الغفور الغفار التواب الرقيب

الشهيد الحفيظ اللطيف القريب المجيب الودود

الشاكر الشكور السيد الصمد القاهر القهار

الجبار الحسيب الهادي الحكم القدوس السلام

البر الوهاب الرحمن الرحيم الكريم الأكرم

الرؤوف الفتاح الرازق الرزاق الحي القيوم

الرب الملك المليك الواحد الأحد المتكبر

الخالق الخلاق البارئ المصور المؤمن المهيمن

المحيط المقيت الوكيل الكافي الواسع الحق

الجميل الرفيق الحيي الستير الإله القابض

الباسط المعطي المقدم المؤخر المبين المنان

الولي المولى النصير الشافي مالك الملك جامع الناس

نورالسموات والأرض ذو الجلال والإكرام بديع السموات والأرض

نوٹ: ان ناموں کو کتاب و سنت کے دلائل کے ساتھ جاننے کے لئے دیکھئے: مؤلف کی کتاب (شرح اسماء اللہ الحسنیٰ فی ضوء الکتاب والسنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليما كثيراً، أما بعد:

زیر نظر رسالہ میری کتاب (الذكر والدعاء والعلاج بالرقى من الكتاب والسنة) کی تلخیص ہے، اس میں میں نے دعا کی قسم کو اختصار سے پیش

کیا ہے تاکہ اس سے استفادہ آسان ہو جائے، نیز اس میں کچھ دعاؤں اور فوائد کا اضافہ کیا ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوں گے۔

میں اللہ عزوجل کے اسمائے حسنٰی اور صفات علیا کے واسطہ سے اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس عمل کو اپنے وجہ کریم کے لئے خالص بنائے، بیشک اللہ ہی اس عمل کا سرپرست اور اس کے قبول کرنے پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے تمام آل واصحاب پر رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

مؤلف

تحریر کردہ: شعبان ۱۴۰۸ھ

دعا کی فضیلت

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:)

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ المومن:۶۰۔

تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(دوسری جگہ ارشاد ہے:)

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ البقرة:۱۸۶۔

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کا جب کبھی وہ مجھے پکارے جواب دیتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان رکھیں، تاکہ بھلائی سے سرفراز ہوں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دعا ہی عبادت ہے، تمہارا رب فرماتا ہے:

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا"[1]

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا رب تبارک وتعالیٰ بڑا باحیا اور کرم نواز ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس سے دعا کرتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے"[2]

---

(۱) ابوداود ۲/۷۸، ترمذی ۵/۲۱۱، ابن ماجہ ۲/۱۲۵۸، نیز دیکھئے: صحیح الجامع الصغیر ۳/۱۵۰، صحیح ابن ماجہ ۲/۳۲۴۔

(۲) ابو داود ۲/۷۸، ترمذی ۵/۵۵۷، ابن ماجہ ۲/۱۲۷۱، ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث کی سند جید ہے، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/۱۷۹۔

نیز فرمایا:

"جو بھی مسلمان بندہ اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی بات نہیں ہوتی، تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلے کوئی ایک چیز عطا فرما دیتا ہے: یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، یا اس دعا کو اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ بنا دیتا ہے، یا اس سے اسی دعا کے برابر کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا کہ پھر تو ہم خوب دعائیں کریں گے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے"[۱]

---

(۱) ترمذی ۵/ ۵۵۶، ۴۶۲، احمد ۳/ ۱۸، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۵/ ۱۱۶، صحیح ترمذی ۳/ ۱۴۰۔

دعا کے آداب اور قبولیت کے اسباب[1]

دعا کے آداب اور قبولیت دعا کے اسباب میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱-اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ہو۔

۲-دعا کرنے والا اللہ کی حمد و ثنا سے دعا شروع کرے، پھر دعا کے شروع اور آخر میں نبی ﷺ پر درود پڑھے۔

۳-عزیمت کے ساتھ دعا کرے اور قبولیت کا یقین رکھے۔

---

(۱)ان آداب اور قبولیت کے اسباب کو دلائل کے ساتھ جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیے اصل کتاب (الذکر والدعاء) کا صفحہ ۸۸ تا۱۲۱۔

۴-دعا میں الحاح وزاری کرے اور جلد بازی سے کام نہ لے۔

۵-حضور قلب کے ساتھ دعا کرے۔

۶-آسانی اور سختی ہر حال میں دعا کرے۔

۷-صرف اللہ واحد سے سوال کرے۔

۸-اپنے اہل، اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنے نفس پر بددعا نہ کرے۔

۹-پست آواز سے دعا کرے کہ آواز نہ بہت پوشیدہ ہو اور نہ بہت بلند۔

۱۰-اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے اللہ سے بخشش

مانگے اور نعمتوں کا اقرار کر کے اللہ کی شکر گزاری کرے۔

۱۱-دعا میں قافیہ بندی کا تکلف نہ کرے۔

۱۲- عاجزی، خشوع اور رغبت ورہبت کے ساتھ دعا کرے۔

۱۳-اللہ سے توبہ کرنے کے ساتھ لوگوں کے حقوق انہیں واپس لوٹائے۔

۱۴-ہر دعا کو تین بار دہرائے۔

۱۵- قبلہ رخ ہو کر دعا کرے۔

۱۶-دعا کے وقت ہاتھ بلند کرے۔

۱۷-ہو سکے تو دعا سے پہلے وضو کرے۔

۱۸-دعامیں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۹-اگر دوسرے کے لئے دعا کرنا ہو تو پہلے اپنے لئے دعا کرے۔[۱]

۲۰-اللہ سے دعا کرنے میں اللہ کے اسمائے حسنٰی اور

---

(۱) نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے لئے دعا کی (پھر دوسرے کے لئے دعا فرمائی) اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے پہلے اپنے لئے دعا نہیں فرمائی، جیسا کہ حضرت انس، ابن عباس اور ام اسماعیل وغیرہم رضی اللہ عنہم کے لئے آپ نے دعا فرمائی، اس بارے میں مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: صحیح مسلم بشرح نووی ۱۵/ ۱۴۴، تحفۃ الاحوذی شرح سنن ترمذی ۹/ ۳۲۸، صحیح بخاری مع فتح الباری ۱/ ۲۱۸۔

صفات علیا کا، یا خود اپنے کسی عمل صالح کا، یا کسی زندہ اور موجود صالح شخص کی دعا کا وسیلہ اختیار کرے۔

۲۱- دعا کرنے والے کا کھانا، پینا اور لباس حلال کمائی کا ہو۔

۲۲- کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

۲۳- بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

۲۴- تمام گناہوں سے دور رہے۔

۱۸-دعا میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۹-اگر دوسرے کے لئے دعا کرنا ہو تو پہلے اپنے لئے دعا کرے۔(۱)

۲۰-اللہ سے دعا کرنے میں اللہ کے اسمائے حسنٰی اور

---

(۱) نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے لئے دعا کی (پھر دوسرے کے لئے دعا فرمائی) اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے پہلے اپنے لئے دعا نہیں فرمائی، جیسا کہ حضرت انس، ابن عباس اور ام اسماعیل وغیرہم رضی اللہ عنہم کے لئے آپ نے دعا فرمائی، اس بارے میں مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: صحیح مسلم بشرح نووی ۱۵/ ۱۴۴، تحفۃ الاحوذی شرح سنن ترمذی ۹/ ۳۲۸، صحیح بخاری مع فتح الباری ۱/ ۲۱۸۔

صفات علیا کا، یا خود اپنے کسی عمل صالح کا، یا کسی زندہ اور موجود صالح شخص کی دعا کا وسیلہ اختیار کرے۔

۲۱- دعا کرنے والے کا کھانا، پینا اور لباس حلال کمائی کا ہو۔

۲۲- کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

۲۳- بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

۲۴- تمام گناہوں سے دور رہے۔

ایسے اوقات، حالات اور مقامات جن میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے[1]

۱-شب قدر۔

۲-رات کا آخری حصہ۔

۳-فرض نمازوں کے بعد۔

۴-اذان اور اقامت کے درمیان۔

۵-ہر رات کی ایک مخصوص گھڑی۔

---

(۱) ان اوقات، حالات اور مقامات کو ان کے دلائل کے ساتھ تفصیل سے جاننے کے لئے دیکھئے اصل کتاب (الذکر والدعاء) کا صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۸۔

۶-فرض نمازوں کے لئے اذان کے وقت۔

۷-بارش نازل ہونے کے وقت۔

۸-اللہ کی راہ (جہاد) میں صف آرائی کے وقت۔

۹-جمعہ کے دن کی ایک مخصوص گھڑی، اس بارے میں سب سے راجح قول یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن عصر کے بعد کی سب سے آخری گھڑی ہے، یا پھر خطبہ اور نماز کی گھڑی بھی مراد ہو سکتی ہے۔

۱۰-سچی نیت کے ساتھ آب زمزم پینے کے وقت۔

۱۱-سجدے کی حالت میں۔

۱۲-جب سوتے میں آنکھ کھل جائے اور اس وقت کی مسنون دعا پڑھی جائے۔

۱۴- جب دعا کرتے وقت ﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ پڑھ کر دعا کی جائے۔

۱۵-جب میت کی وفات کے بعد لوگ دعا کریں۔

۱۶-جب آخری تشہد میں اللہ کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کے بعد دعا کی جائے۔

۱۷-جب اللہ سے اس کے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی جائے، کہ جب اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے اور جب سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے۔[1]

---

(۱) اللہ کے اسم اعظم کے لئے اسی کتاب میں دعا نمبر ۹۳، ۹۴، ۹۵ ملاحظہ کیجئے۔

۱۸-مسلمان کا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا۔

۱۹-عرفہ کے دن میدان عرفات میں کی گئی دعا۔

۲۰-ماہ رمضان میں کی گئی دعا۔

۲۱-ذکر کی مجلسوں میں مسلمانوں کے اجتماع کے وقت کی جانے والی دعائیں۔

۲۲- اگر مصیبت میں درج ذیل الفاظ سے دعا کرے: "إِنَّا للّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا منها"

۲۳-اللہ کی جانب دل کے متوجہ ہونے کے وقت اور شدید اخلاص کے وقت کی گئی دعا۔

۲۴-مظلوم کی بد دعا جو ظالم کے خلاف ہو۔

۲۵- باپ کی دعا بیٹے کے حق میں یا بد دعا بیٹے کے خلاف۔

۲۶-مسافر کی دعا۔

۲۷-روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ روزہ افطار کر لے۔

۲۸-روزہ دار کی دعا افطاری کے وقت۔

۲۹-پریشان حال شخص کی دعا۔

۳۰-عادل امام (بادشاہ) کی دعا۔

۳۱-اس بیٹے کی دعا جو ماں باپ کا فرمانبردار ہو۔

۳۲-وضو کے بعد کی دعا اگر مسنون دعا پڑھے۔

۳۳-جمرہ صغریٰ کی رمی کے بعد کی گئی دعا۔

۳۴-جمرہ وسطی کی رمی کے بعد کی گئی دعا۔

۳۵-خانۂ کعبہ کے اندر کی گئی دعا، اور جس شخص نے حجر (غیر تعمیر شدہ حصہ) کے اندر نماز پڑھی تو (اس نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی، کیونکہ) وہ کعبہ ہی کا حصہ ہے۔

۳۶-صفا پہاڑی پر کی جانے والی دعا۔

۳۷-مروہ پہاڑی پر کی جانے والی دعا۔

۳۸-مشعر حرام کے پاس کی جانے والی دعا۔

مومن کہیں بھی رہے وہ ہمیشہ اپنے رب کو پکارتا اور دعا کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾البقرہ:۱۸۶۔

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ بتادیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کا جب کبھی وہ مجھے پکارے جواب دیتاہوں۔

لیکن مذکورہ اوقات، حالات اور مقامات کو خصوصی اہمیت دینی چاہئے۔

کتاب وسنت کی دعائیں

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده:

۱-﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾الاعراف:۲۳۔

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۲- ﴿رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلاَّ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ہود:۴۷۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو، اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

۳- ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ نوح:۲۸۔

اے میرے رب! تو مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو بھی مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو اس کو اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔

۴- ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول فرما، بیشک تو سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

﴿وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

البقرہ:۱۲۷،۱۲۸۔

اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔

۵- ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ﴾ابراہیم:۴۰۔

اے میرے رب! مجھے نماز کی پابندی کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی نمازی بنا، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

۶- ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ ابراہیم ۴۱۔

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور دیگر مومنوں کو بھی جس دن حساب ہونے لگے۔

۷- ﴿رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ﴾ الشعراء: ۸۳ تا ۸۵۔

اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔ اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔

﴿وَلاَ تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ الشعراء:۸۷۔

اور جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں مجھے رسوا نہ کر۔

۸- ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ الصافات:۱۰۰۔

اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔

۹- ﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ الممتحنہ:۴۔

اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

۱۰-﴿رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ الممتحنۃ:۵۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کا نشانۂ ستم نہ بنا، اور اے ہمارے رب! تو ہمیں بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔

۱۱- ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ﴾ النمل:۱۹۔

اے میرے رب! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں

باپ پر انعام کی ہیں، اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے، اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے۔

۱۲- ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ آل عمران:۳۸۔

اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔

۱۳- ﴿رَبِّ لاَ تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ﴾ الانبیاء:۸۹۔

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ، اور تو سب سے بہتر سرپرست ہے۔

۱۴-﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾الانبیاء:۸۷۔

تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں تھا۔

۱۵- ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ طہ:۲۵تا۲۸۔

اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی لکنت دور فرما دے۔ تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

۱۶-﴿رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي﴾القصص:۱۶۔

اے میرے رب! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے معاف فرما دے۔

۱۷-﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ آل عمران: ۵۳۔

اے ہمارے رب! ہم تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

۱۸-﴿رَبَّنَا لا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٥ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ یونس: ۸۵،۸۶۔

اے ہمارے رب! ہم کو ظالموں کا نشانۂ ستم نہ بنا۔ اور ہم کو اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات دے۔

۱۹-﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ آل عمران:۱۴۷۔

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا کر اور ہمیں کافر قوم پر مدد دے۔

۲۰-﴿رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا﴾ الکہف:۱۰۔

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی آسان کر دے۔

۲۱- ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ طہ: ۱۱۴۔

اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

۲۲- ﴿رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ﴾ المؤمنون: ۹۷، ۹۸۔

اے میرے رب! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اے رب! میں اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

۲۳- ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ المؤمنون: ۱۱۸۔

اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما، تو سب

مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔

۲۴- ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾البقرہ:۲۰۱۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

۲۵- ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾البقرہ:۲۸۵۔

اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

۲۶- ﴿رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾البقرہ:۲۸۶۔

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

۲۷-﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ آل عمران:۸۔

اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

۲۸- ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ○ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ ٥رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾ آل عمران:۱۹۱تا۱۹۴۔

اے ہمارے رب! تو نے یہ جہاں بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! تو جسے جہنم میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رسوا کیا، اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ ایک منادی کرنے والا بآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور

ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۲۹- ﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ﴾ المؤمنون:۱۰۹۔

اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے ہیں، پس تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما، تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

۳۰-﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾ الفرقان:٦٥،٦٦۔

اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بیشک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔

۳۱-﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ الفرقان: ۷۴۔

اے ہمارے رب! تو ہماری بیویوں اور اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

۳۲- ﴿رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾
الاحقاف:۱۵۔

اے ہمارے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

۳۳-﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلاَ تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلاًّ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾
الحشر:۱۰۔

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال، اے ہمارے رب! بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔

۳۴-﴿رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ التحریم:۸۔

اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۵-﴿رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ آل عمران:۱۶۔

اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لاچکے ہیں، پس

ہمارے گناہ معاف فرمااور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۳۶- ﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾

المائدہ: ۸۳۔

اے ہمارے رب! ہم ایمان لاچکے ہیں، پس تو ہم کو بھی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

۳۷- ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الأَصْنَامَ﴾ ابراہیم: ۳۵۔

اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔

۳۸- ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ القصص: ۲۴۔

اے میرے رب! تو جو بھلائی بھی مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

۳۹-﴿رَبِّ انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾ العنکبوت:۳۰۔

اے میرے رب! اس مفسد قوم کے خلاف میری مدد فرما۔

۴۰- ﴿رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ الاعراف:۴۷۔

اے ہمارے رب! ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر۔

۴۱- ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ التوبہ:۱۲۹۔

میرے لئے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

۴۲- ﴿عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ﴾ القصص:۲۲۔

مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ پر لے چلے گا۔

۴۳- ﴿رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ القصص:۲۱۔

اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے بچا لے۔

۴۴- "اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"(۱)

(۱) بخاری ۷/ ۱۶۳، مسلم ۴/ ۲۰۷۰۔

اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

۴۵- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ"[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے، قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے، مالداری کے فتنہ کے شر سے اور محتاجگی کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میرے دل کو دھو دے برف کے پانی اور اولے سے، اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں کی ہے۔

(۱) بخاری ۷/۱۶۱، مسلم ۴/ ۲۰۷۸۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی، گناہ اور قرض سے۔

۴۶- "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی، کاہلی، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۴۷- "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ،

(۱) بخاری ۷/۵۹، مسلم ۴/۲۰۷۹۔

وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ"[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مصیبت کی سختی سے، بدبختی کا شکار ہونے سے، برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

۴۸- "اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي

---

(۱) بخاری ۷/۱۵۵، مسلم ۴/۲۰۸۰، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:
"كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ"

كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ"(۱)

اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے جو میرے تمام امور کا محافظ ہے، اور میرے لئے میری دنیا سنوار دے جس میں میری زندگی ہے، اور میرے لئے میری آخرت سنوار دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے، اور زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا۔

۴۹- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى"(۲)

---

(۱) مسلم ۴/۲۰۸۷۔ (۲) مسلم ۴/۲۰۸۷۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا، تقویٰ کا، عفت وپاکدامنی کا اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

۵۰- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاَهَا. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لاَ يُسْتَجَابُ لَهَا“[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی، کاہلی،

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۸۸۔

بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کردے اور اس کا تزکیہ فرمادے، تو اس کا سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے، اور تو ہی اس کا ولی اور اس کا مالک ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو۔

۵۱- ”اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ“[۱]

اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور درستگی عطا کر۔اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کا سوال کرتا ہوں۔

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۹۰۔

۵۲- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ“(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے، تیری عطا کردہ عافیت کے پلٹ جانے سے، تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے۔

۵۳- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ“(۲)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کام کی برائی سے جسے میں کر چکا ہوں اور اس کام کی برائی سے جسے میں نے نہیں کیا ہے۔

---

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۹۷۔ (۲) مسلم ۴/ ۲۰۸۵۔

۵۴- "اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالِي وَوَلَدِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَنِي"(۱) «وَأَطِلْ حَيَاتِي عَلَى طَاعَتِكَ وَأَحْسِنْ عَمَلِي وَاغْفِرْلِي»(۲)

---

(۱) اس کی دلیل حضرت انس کے لئے نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہے: "اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ" بخاری ۷/۱۵۴، مسلم ۴/۱۹۲۸۔

(۲) الادب المفرد للبخاری، حدیث (۶۵۳) علامہ البانی نے اس حدیث کو "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ" حدیث (۲۲۴۱) اور "صحیح الادب المفرد" حدیث (۲۴۴) میں صحیح قرار دیا ہے، بریکٹ کے درمیان مذکور الفاظ کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل شخص کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ» اسے ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح ترمذی ۲/۱۷۲ میں صحیح قرار دیا ہے، نیز میں=

اے اللہ! میرے مال اور میری اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ مجھے دے اس میں میرے لئے برکت عطا فرما [اپنی اطاعت کے ساتھ مجھے لمبی زندگی دے اور میرے عمل کو بہتر بنا] اور مجھے بخش دے۔

۵۵- "لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ"(۱)

= نے سماحۃ الشیخ عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا مذکورہ الفاظ کے ساتھ دعا کرنا سنت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(۱) بخاری ۷/ ۱۵۴، مسلم ۴/ ۲۰۹۲۔

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

۵۶- "اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ"(۱)

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے پل جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اور میرے تمام امور کو سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

---

(۱) ابو داود ۴/ ۳۲۴، احمد ۵/ ۴۲، البانی وغیرہ نے اس حدیث کو حسن بتلایا ہے۔

۵۷- "لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"(۱)

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک

(۱) ترمذی ۵/۲۹۵، حاکم نے اس حدیث کو روایت کر کے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، دیکھئے: مستدرک حاکم ۱/۵۰۵، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/ ۱٦۸، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «دعوة ذي النون إذ دعا وهو في بطن الحوت: ﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ فإنه لم يدع بها رجل مسلم في شيئ قط إلا استجاب الله له» ذی النون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی یہ تھی ﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ان کلمات کے ساتھ جو مسلمان جس بارے میں بھی دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔

ہے، بیشک میں ظالموں میں تھا۔

۵۸- "اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي"[1]

---

(۱) احمد ۱/۳۹۱، ۴۵۲، حاکم ۱/۵۰۹، حافظ ابن حجر نے "الاذکار" کی تخریج میں اسے حسن بتایا ہے اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے "الکلم الطیب" کی تخریج، ص ۷۳۔

اے اللہ! میں تیرا غلام ہوں، تیرے غلام کا بیٹا ہوں، تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جس سے تو نے خود کو موسوم کیا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے، یا اپنے پاس علم غیب میں اسے اپنے لئے خاص کر رکھا ہے، کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور اور میرے رنج وغم اور پریشانیوں کے خاتمہ کا ذریعہ بنادے۔

۵۹- "اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ

قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ"(۱)

اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی جانب پھیر دے۔

۶۰- "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ"(۲)

اے دلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت کر دے۔

---

(۱) مسلم ۲۰۴۵/۴۔

(۲) ترمذی ۲۳۸/۵، احمد ۱۸۲/۴، حاکم ۵۲۸،۵۲۵/۱، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۳۰۹/۶، صحیح ترمذی ۱۷۱/۳، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی بیشتر دعا یہی تھی۔

٦١- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ»[(١)]

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(١) ترمذی ٥/ ٥٣٤ و دیگر کتب حدیث، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ» اور دوسری روایت میں ہے: «سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ» اللہ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی شخص کو ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی عطا نہیں ہوئی۔ نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ٣/ ١٨٠، ١٨٥، ١٧٠، اس حدیث کے شواہد بھی ہیں، دیکھئے: مسند احمد بترتیب احمد شاکر ١/ ١٥٦، ١٥٧۔

٦٢- "اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ"(١)

اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بہتر بنااور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

٦٣- "رَبِّ أَعِنِّي وَلاَ تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلاَ تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلاَ تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الهُدَى إِلَيَّ،

(١) احمد ۴/۱۸۱، معجم طبرانی کبیر، حافظ ہیثمی "مجمع الزوائد" ۱۰/۱۷۸ میں فرماتے ہیں کہ مسند احمد کی روایت کے اور طبرانی کی ایک سند کے رواۃ ثقہ ہیں۔

وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّاراً، لَكَ ذَكَّاراً، لَكَ رَهَّاباً، لَكَ مِطْوَاعاً، إِلَيْكَ مُخْبِتاً أَوَّاهاً مُنِيباً. رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي"[1]

اے میرے رب! میری اعانت کر اور میرے خلاف کسی کی اعانت نہ کر، میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی

---

(۱) ابو داود ۲/ ۸۳، ترمذی ۵/ ۵۵۴، ابن ماجہ ۲/ ۱۲۵۹، حاکم ۱/ ۵۱۹، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۸، احمد ۱/ ۱۲۷۔

مدد نہ فرما، میرے لئے اچھی تدبیر کر اور میرے خلاف کسی کے لئے تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا شکرگزار، بکثرت ذکر کرنے والا، بہت زیادہ ڈرنے والا، فرمانبردار، تجھ سے عاجزی کرنے والا، تیری پناہ لینے والا اور تجھ سے رجوع کرنے والا بنادے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھوڈال، میری دعا قبول کر، میری حجت کو قائم رکھ، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو درستگی عطا کر اور میرے دل کے کینے کو نکال دے۔

۶۴- ”اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلاَغُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ“(۱)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا ہے، اور اس شر سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ طلب کی ہے، تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے، نیک کاموں کی توفیق دینا تیرا ہی کام ہے، اور

(۱) ترمذی ۵/ ۵۳۷، ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۴۔

تیری توفیق کے بغیر خیر تک پہنچنے اور شر سے بچنے کی طاقت وقوت نہیں۔

٦٥- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي "(١)

اے اللہ! میں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی (شہوت) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(١) ابو داود ٢/ ٩٢، ترمذی ٥/ ٥٢٣، نسائی ٨/ ٢١٧ وغیرہم، نیز دیکھے: صحیح ترمذی ٣/ ١٦٦، صحیح نسائی ٣/ ١١٠٨۔

٦٦- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الأَسْقَامِ" (١)

اے اللہ! میں برص سے، جنون سے، کوڑھ سے اور تمام بری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

٦٧- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الأَخْلَاقِ وَالأَعْمَالِ وَالأَهْوَاءِ" (٢)

اے اللہ! میں برے اخلاق، برے افعال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

(١) ابو داود ٢/ ٩٣، نسائی ٨/ ٢١٧، احمد ٣/ ١٩٢، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ٣/ ١١١٦، صحیح ترمذی ٣/ ١٨٤۔

(٢) ترمذی ٥/ ٥٧٥، ابن حبان، حاکم، معجم طبرانی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ٣/ ١٨٤۔

٦٨- "اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي"(١)

اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا کرم نواز ہے، معاف کردینے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرمادے۔

٦٩- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ. وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ،

---

(١) ترمذی ۵/ ۵۳۴ بتحقیق ابراہیم عطوہ، مطبع مصطفیٰ البابی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۰۔

وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ"(١)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کام کرنے کا، برے کاموں سے دور رہنے کا، فقراء و مساکین کی محبت کا اور اس بات کا کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب تو کسی قوم کو فتنہ و آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو

---

(١) احمد ٥/ ٢٤٣ بالفاظ مذکور، ترمذی ٥/ ٣٦٩ ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ، حاکم ١/ ٥٢١، ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتلایا ہے اور کہا کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، حدیث کے آخر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا» یہ برحق ہے، لہٰذا اسے پڑھو سیکھو۔

مجھ کو فتنہ سے بچا کر اپنے پاس بلا لے۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت کا، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت کا اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے تیری محبت سے قریب کر دے۔

۷۰- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ [مَا اسْتَعَاذَ بِكَ] [مِنْهُ] عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْراً"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر بھلائی کا، خواہ جلد آنے والی ہو یا دیر سے آنے والی ہو، اسے میں نے جان لیا ہو یا نہ جانا ہو، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر شر سے، خواہ جلد آنے والا ہو یا دیر سے آنے والا ہو، اسے میں نے جان لیا ہو یا نہ جانا ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا

---

(۱) ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۴، احمد ۶/ ۱۳۴، دوسرے اضافہ کے الفاظ احمد کی روایت کے ہیں، حاکم ۱/ ۵۲۱، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، پہلے اضافہ کے الفاظ حاکم کی روایت کے ہیں، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۲۷۔

ہوں جس کا تیرے بندہ اور نبی (محمد ﷺ) نے تجھ سے سوال کیا ہے، اور اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی (محمد ﷺ) نے تیری پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور ہر اس قول وعمل کا جو جنت سے قریب کرنے والا ہو، اور تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور ہر اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کرنے والا ہو، اور تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تونے میرے لئے جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اسے میرے حق میں بہتر بنادے۔

۷۱- اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالإِسْلاَمِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلاَمِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي

بِالإِسْلاَمِ رَاقِدًا ، وَلاَ تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلاَ حَاسِدًا. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ"(۱)

اے اللہ! اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما میرے کھڑے ہونے کی حالت میں، اور اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما میرے بیٹھنے کی حالت میں ، اور اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما میرے لیٹنے کی حالت میں، اور

(۱) حاکم ۱/ ۵۲۵، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۲/ ۳۹۸، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۴/ ۵۴، حدیث (۱۵۴۰)

کسی دشمن اور حاسد کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں، اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۷۲- اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا. اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ

عَادَانَا ، وَلاَ تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا ، وَلاَ تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا ، وَلاَ مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لاَ يَرْحَمُنَا"(۱)

اے اللہ! ہمیں اپنی وہ خشیت عطا کردے جس کے ذریعہ تو ہمارے اور اپنی معصیت کے درمیان رکاوٹ بن جائے، اور ہمیں اپنی وہ اطاعت عطا کردے جس کے ذریعہ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچادے، اور ہمیں وہ ایمان عطا کردے جس کے ذریعہ تو ہم پر دنیا کی مشکلات آسان کردے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری

(۱) ترمذی ۵/۵۲۸، حاکم ۱/۲۵۸، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: ابن السنی، حدیث (۴۴۶) صحیح ترمذی ۳/۱۶۸، صحیح الجامع ۱/۴۰۰۔

قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، اور اسے ہمارا جانشین بنا، اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا انتقام لے، اور جو ہم سے دشمنی برتے اس پر ہماری مدد فرما، اور ہمیں دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا نہ فرما، اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنانا، اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کردے جو ہم پر رحم نہ کھائے۔

۷۳- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ"(۱)

---

(۱) بخاری ۱۱/۱۸۱۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے، تیری پناہ چاہتا ہوں ارذل عمر کی طرف لوٹائے جانے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔

۷۴- "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي"[1]

اے اللہ! معاف فرمادے میری غلطی کو، میری نادانی کو، معاملات میں میری زیادتی کو اور ہر اس گناہ کو جس کو تو مجھ

---

(۱) بخاری ۱۱/۱۹٦۔

سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! بخش دے میری ہنسی مذاق کے گناہ کو اور واقعی گناہ کو، میری چوک کو اور دانستہ کئے گناہ کو، اور یہ سب گناہ میرے پاس ہیں۔

۷۵- ”اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“(۱)

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں، پس مجھے اپنے پاس سے خاص مغفرت سے نواز اور مجھ پر رحم

(۱) بخاری ۱/ ۳۰۲، مسلم ۴/ ۲۰۷۸۔

فرما، بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۷۶- "اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لاَ يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ"(۱)

اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا، تجھ پر ہی ایمان لایا، تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تیری ہی توفیق سے (تیرے دشمنوں سے) جھگڑا کیا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے گمراہ

---

(۱) بخاری ۱۶۷/۷، مسلم ۲۰۸۶/۴۔

کرے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو زندہ وجاوید ہستی ہے جسے کبھی موت نہیں آسکتی اور جن وانس سب مر جائیں گے۔

۷۷- "اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ"(۱)

اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیری رحمت کے

---

(۱) حاکم ۱/۵۲۵، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: امام نووی کی "الاذکار" صفحہ ۳۴۰، محقق عبدالقادر ارناؤط نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

اسباب کا، تیری بخشش کے سامان کا، ہر نیکی سے حصہ کا، ہر شر سے سلامتی کا، جنت کی کامیابی کا اور جہنم سے نجات کا۔

۷۸-اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي"[۱]

اے اللہ! اپنی روزی کا وسیع ترین حصہ مجھے میرے بڑھاپے میں اور زندگی کے اختتام پر عطا فرما۔

۷۹- "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي"[۲]

---

(۱) حاکم ۱/ ۵۴۲، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۳۹۶، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث (۱۵۳۹)

(۲) احمد ۴/ ۶۳، ۵/ ۳۷۵، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۳۹۹۔

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے لئے میرے گھر کو وسیع کردے اور مجھے میری روزی میں برکت عطا فرما۔

۸۰- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لاَ يَمْلِكُهَا إِلاَّ أَنْتَ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل ورحمت کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی ان کا مالک نہیں۔

۸۱- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ

---

(۱) اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۵۹) میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں سوائے محمد بن زیاد کے، اور وہ بھی ثقہ ہے، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۴۰۴۔

يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِراً، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغاً''[1]

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہلاکت سے اور دب کر یا ڈوب کر یا جل کر مرنے سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت مخبوط الحواس کر دے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مروں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جانور کے ڈسنے کی وجہ سے مروں۔

---

(۱) نسائی، ابوداود ۲/ ۹۲، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۳/ ۱۱۲۳۔

۸۲- "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کہ وہ برا ساتھی ہے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کہ وہ بدترین رازداں ہے۔

۸۳- "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَأَعُوذُ

(۱) ابو داود ۹۱/۲، نسائی ۲۶۳/۸، ابن ماجہ، نیز دیکھئے صحیح نسائی ۱۱۱۲/۳۔

بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِوَالْفُسُوقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الأَسْقَامِ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے، کاہلی سے، بزدلی سے، بخیلی سے، بڑھاپے سے، سخت دلی سے، غفلت سے، محتاجگی سے، ذلت سے اور کمزوری سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے، کفر سے، گناہ سے، اختلاف سے، نفاق سے، شہرت طلبی سے اور ریاکاری سے۔ اور تیری

---

(۱) حاکم، بیہقی، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/۴۰۶، ارواء الغلیل، حدیث (۸۵۲)

پناہ چاہتا ہوں بہرے پن سے، گونگے پن سے، دیوانگی سے، جذام سے، برص سے اور تمام بری بیماریوں سے۔

۸۴- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ“(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تنگدستی، قلت اور ذلت سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے۔

۸۵- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ

(۱) نسائی، ابو داود ۲/۹۱، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۳/۱۱۱۱، صحیح الجامع ۱/۴۰۷۔

السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رہائش گاہ میں برے پڑوسی سے، کیونکہ صحراء کا (خانہ بدوش) پڑوسی تو بدل جاتا ہے۔

۸۶- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ"(۲)

(۱) حاکم ۱/ ۵۳۲، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نسائی ۸/ ۲۷۴، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۴۰۸، صحیح نسائی ۳/ ۱۱۱۸۔

(۲) ترمذی ۵/ ۵۱۹، ابوداود ۲/ ۹۲، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۴۱۰، صحیح نسائی ۳/ ۱۱۱۳۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ان چاروں سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۸۷- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، برے دن سے، بری

---

(۱) اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۴۴) میں کہا ہے کہ اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۱/ ۴۱۱۔

رات سے، بری گھڑی سے، برے ساتھی سے اور رہائش گاہ میں برے پڑوسی سے۔

۸۸- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْتَجِيرُ بِكَ مِنَ النَّارِ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم

---

(۱) ترمذی ۴/۷۰۰، ابن ماجہ ۳/۱۴۵۳، نسائی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/۳۱۹، صحیح نسائی ۳/۱۱۱۹۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ» جس نے اللہ سے تین بار جنت کا سوال کیا تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرمادے، اور جس نے تین بار جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے اے اللہ! اسے جہنم سے بچالے۔

سے تیری پناہ چاہتا ہوں (اس دعا کو تین بار پڑھیں)

۸۹- ''اللَّهُمَّ فَقِّهْنِي فِي الدِّينِ''(۱)

اے اللہ! مجھے دین کی صحیح سمجھ عطا فرما۔

۹۰- ''اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ أَعْلَمُ''(۲)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ شرک کروں، اور جو گناہ نادانستگی

---

(۱) اس پر بخاری و مسلم کی روایت کردہ وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے نبی کریم ﷺ کی دعا کا ذکر ہے، دیکھئے: بخاری ۱/ ۴۴، مسلم ۴/ ۱۹۷۷۔

(۲) احمد ۴/ ۴۰۳، وغیرہ، نیز دیکھئے: البانی کی صحیح الترغیب والترہیب ۱/ ۱۹۔

میں ہوگئے ان کی بھی تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں۔

۹۱- ”اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْماً“(۱)

اے اللہ! تونے مجھے جو علم عطا فرمایا ہے اس سے مجھے فائدہ پہنچا، اور مجھے وہ علم عطا کر جو میرے لئے نفع بخش ہو، اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

۹۲- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَرِزْقاً طَيِّباً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً“(۲)

---

(۱) ابن ماجہ ۱/ ۹۲، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۴۷۔

(۲) ابن ماجہ ۱/ ۲۹۸، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۱۵۲۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نفع بخش علم کا، حلال روزی کا اور تیری بارگاہ میں قبولیت پانے والے عمل کا۔

۹۳- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"(۱)

اے اللہ! میں تیری ان صفات کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اکیلا، یکتا اور بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے (یہ سوال کرتا

(۱) نسائی ۳/ ۵۲ بالفاظ مذکور، احمد ۴/ ۳۳۸، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۱/ ۲۷۹۔

ہوں) کہ تو میرے گناہ معاف فرمادے، بیشک تو بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔

۹۴- ”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ [وَحْدَكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ] الْمَنَّانُ [يَا] بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ، يَا ذَاالْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ [الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ]“[1]

اے اللہ! میں تیری ان صفات کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں، تیرے

---

(۱) ابو داود ۲/ ۸۰، ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۸، نسائی ۳/ ۵۲، ترمذی ۵/ ۵۵۰، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۱/ ۲۷۹۔

سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے، اے آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے، اے عزت وجلال والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور کائنات کا نظام سنبھالنے والے! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۹۵- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ"(۱)

---

(۱) ابو داود ۲/۷۹، ترمذی ۵/۵۱۵، ابن ماجہ ۲/۱۲۶۷، احمد ۵/۳۶۰، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/۱۶۳۔

اے اللہ! میں تیری ان صفات کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو یکتا اور بے نیاز ہے، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے، اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

۹۶- "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ"(۱)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۱) ابو داود، ترمذی، الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں، نسائی، ابن ماجہ ۲/ ۱۳۵۳، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۲۱، صحیح ترمذی ۳/ ۱۵۳۔

۹۷- ”اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْراً لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْراً لِي. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيماً لاَ يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، فِي غَيْرِ

ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلاَ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ"(۱)

اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانے، اور جب میرے لئے موت کو بہتر سمجھے تو مجھے وفات دیدے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پوشیدہ اور ظاہری حالت میں تیری خشیت کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں حالت رضا اور غضب میں حق گوئی کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں مالداری اور غربت میں

(۱) نسائی ۳/ ۵۴، ۵۵، احمد ۴/ ۳۶۴، اس حدیث کی سند جید ہے، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۱/ ۲۸۰، ۲۸۱۔

میانہ روی کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں ختم نہ ہونے والی نعمت کا اور منقطع نہ ہونے والی آنکھ کی ٹھنڈک کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فیصلے کے بعد رضامندی کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں موت کے بعد سلامتی والی زندگی کا، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے دیدار کی لذت کا اور تیری ملاقات کے شوق کا، اس حال میں کہ نہ کوئی نقصان دہ تکلیف پیش آئے اور نہ گمراہ کن فتنہ۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ اور راہ دکھانے والا بنادے۔

۹۸- "اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ. اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا

أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ. اللَّهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغاً لِي فِيمَا تُحِبُّ"(۱)

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر دے اور اس شخص کی محبت بھی جس کی محبت تیرے نزدیک میرے لئے نفع بخش ہو۔ اے اللہ! میری پسند کی جو چیز بھی تو نے مجھے عطا کی ہے اسے میرے لئے اپنے پسندیدہ کام کرنے کے لئے قوت بنادے۔ اے اللہ! میری پسند کی جو چیز تو نے مجھ سے روک لی ہے اس کے بدلے مجھے اپنے پسندیدہ کاموں کی توفیق دے۔

(۱) ترمذی ۵/ ۵۲۳، ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے اور شیخ عبد القادر ارناؤط نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہی ہے، دیکھئے: جامع الاصول ۴/ ۳۴۱ بتحقیق ارناؤط۔

۹۹- ”اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ“(۱)

اے اللہ! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے پاک کردے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ پاک وصاف کردے۔

---

(۱) نسائی ۱/ ۱۹۸، ۱۹۹، ترمذی ۵/ ۵۱۵، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۱/ ۸۶۔

۱۰۰- "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخیلی سے، بزدلی سے، بری عمر سے، دل کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

---

(۱) نسائی ۲۵۵/۸، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمسٍ: مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ» نبی ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے: بخیلی سے، بزدلی سے، بری عمر سے، دل کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اس حدیث کو ابوداود نے بھی روایت کیا ہے، دیکھئے: ابوداود ۹/۲، نیز دیکھئے: جامع الاصول ۳۶۳/۴ بتحقیق ارناؤط۔

١٠١- ”اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“[١]

اے اللہ! جبرئیل اور میکائیل کے رب اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کی تپش سے اور قبر کے عذاب سے۔

١٠٢- ”اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي“[٢]

---

(١) نسائی ٨/ ٢٧٨، نیز دیکھئے صحیح نسائی ٣/ ١١٢١۔

(٢) احمد ٤/ ٤٤٤، ترمذی ٥/ ٥١٩، مذکورہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں اور احمد کی روایت کی سند عمدہ ہے۔

اے اللہ! مجھے میری بھلائی کے کاموں کی توفیق دے اور مجھے نفس کی شرارتوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔

۱۰۳- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے۔

۱۰۴- "اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ [السَّبْعِ] وَرَبَّ

(۱) ابن ماجہ ۲/ ۱۲۶۳، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۲۷، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «سَلُوا اللّهَ عِلْماً نَافِعاً وَتَعَوَّذُوا بِاللّهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ» اللہ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور اس علم سے اللہ کی پناہ طلب کرو جو نفع نہ دے۔

الأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ"(۱)

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب، زمین کے رب، عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور

---

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۸۴ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی پوشیدہ ہے تجھ سے مخفی (اور قریب تر) کوئی چیز نہیں، ہم سے قرض اتار دے اور ہم کو فقر و محتاجگی سے بچا کر غنی کر دے۔

۱۰۵- "اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعَمِكَ، مُثْنِينَ بِهَا عَلَيْكَ، قَابِلِينَ لَهَا، وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا"(۱)

اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت پیدا کردے، ہمارے باہمی معاملات کی اصلاح فرمادے، ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا، ہمیں تاریکیوں سے محفوظ رکھ، ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں

---

(۱) حاکم ۱/۲۶۵، حاکم نے کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ذہبی نے حاکم کی تائید کی ہے۔

ہمیں برکت دے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے، ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار، نعمتوں پر تیری تعریف کرنے والا اور نعمتوں کو قبول کرنے والا بنادے، اور ہم پر ان نعمتوں کی تکمیل کردے۔

١٠٦- ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِي، وَثَقِّلْ مَوَازِينِي، وَحَقِّقْ إِيمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَاتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي، وَأَسْأَلُكَ

الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ، وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ، وَظَاهِرَهُ، وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتِي، وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي، وَتَضَعَ وِزْرِي، وَتُصْلِحَ أَمْرِي، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي، وَتُحَصِّنَ فَرْجِي، وَتُنَوِّرَ قَلْبِي، وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ

تُبَارِكَ فِي نَفْسِي، وَفِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي رُوحِي، وَفِي خَلْقِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي أَهْلِي، وَفِي مَحْيَايَ، وَفِي مَمَاتِي، وَفِي عَمَلِي، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينْ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بہترین طلب کا، بہترین دعا کا، بہترین کامیابی کا، بہترین عمل کا، بہترین اجر کا، بہترین زندگی کا اور بہترین موت کا، اور اس بات کا (سوال کرتا ہوں) کہ تو مجھے ثابت قدم رکھ، میری نیکیوں کا

---

(۱) حاکم ۱/۵۲۰ بروایت ابو سلمہ مرفوعاً، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

پلہ بھاری کر دے، میرا ایمان مضبوط کر دے، میرے درجات بلند کر، میری نمازیں قبول فرما اور میری خطائیں معاف فرما، اور میں تجھ سے جنت میں بلند و بالا مقامات کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تمام امور کی ابتدا اور انتہا کی بہتری کا سوال کرتا ہوں، اور اول و آخر اور ظاہر و باطن کی اچھائی کا اور جنت میں بلند و بالا مقامات کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس عمل کی بہتری کا جسے میں لے کر حاضر ہوں اور جو کچھ انجام دوں، اور اپنے عمل کی بھلائی کا، اور ظاہر و باطن کی عمدگی کا، اور جنت میں بلند و بالا مقامات کا طلب گار ہوں، آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند

کردے، میرا بوجھ اتار دے، میرے معاملات سنوار دے، میرے دل کو پاک کردے، میری شرمگاہ کی حفاظت فرما، میرے دل کو منور کردے اور میرے گناہ بخش دے، اور میں تجھ سے جنت میں بلند وبالا مقامات کا طلب گار ہوں، آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے نفس میں، میرے کان میں، میری نگاہ میں، میری روح میں، میری خلقت میں، میرے اخلاق میں، میرے اہل وعیال میں، میری زندگی میں، میری موت میں اور میرے عمل میں برکت عطا کر اور میری نیکیوں کو شرف قبولیت عطا فرما، اور میں تجھ سے جنت میں بلند وبالا مقامات کا طلب گار ہوں، آمین۔

۱۰۷- "اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَخْلَاقِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَعْمَالِ وَالأَدْوَاءِ"(۱)

اے اللہ! تو مجھے برے اخلاق، بری خواہشات، برے اعمال اور بری بیماریوں سے محفوظ رکھ۔

۱۰۸- "اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ"(۲)

---

(۱) حاکم ۱/ ۵۳۲، حاکم نے کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے، اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

(۲) حاکم ۱/ ۵۱۰ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

اے اللہ! جو رزق تو مجھے دے اس پر مجھے قناعت کرنے والا بنا اور اس میں مجھے برکت عطا کر، اور میرے ہاتھ سے نکل جانے والی ہر چیز کا مجھے بہترین بدلہ عطا فرما۔

۱۰۹- "اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيراً"(۱)

(۱) احمد ۶/ ۴۸، حاکم ۱/ ۲۵۵، حاکم نے کہا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: "آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے اعمال نامہ کو دیکھے اور اسے معاف فرمادے، اے عائشہ! اس دن جس کے حساب کی پوچھ تاچھ ہوگئی وہ ہلاک ہو جائے گا، اور مومن کو جو بھی مصیبت لاحق ہوتی ہے اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کی خطا معاف فرماتا ہے، یہاں تک کہ اسے جو کانٹا چبھتا ہے (اس سے بھی اس کا گناہ معاف ہوتا ہے)

اے اللہ! روزِ قیامت میرے حساب میں آسانی فرما۔

۱۱۰- ''اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ''(۱)

اے اللہ! تو اپنے ذکر کی، اپنی شکر گزاری کی اور اپنی بہترین عبادت کی ہمیں توفیق عطا فرما۔

۱۱۱- ''اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَاناً لاَ يَرْتَدُّ،

---

(۱) حاکم ۱/۴۹۹، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، اور جیسا کہ دونوں نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہی ہے، یہ حدیث ابوداود ۲/۸۶ اور نسائی ۳/۵۳ کتاب السہو میں بھی ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ وہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کریں۔

وَنَعِيماً لاَ يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد ارتداد کا خطرہ نہ رہے، اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو، اور جنت الخلد کے اعلیٰ ترین حصہ میں محمد ﷺ کی رفاقت کا (سوال کرتا ہوں)

۱۱۲- "اللّٰهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي

(۱) اس حدیث کو ابن حبان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے، دیکھئے: موارد الظمآن، صفحہ ۶۰۴، حدیث (۲۴۳۶) ایک دوسری سند سے اسے احمد نے ۱/۳۸۶، ۴۰۰ میں اور نسائی نے "عمل الیوم واللیلہ" میں (حدیث ۸۶۹) روایت کیا ہے۔

عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ"(۱)

اے اللہ! مجھے میرے نفس کی شرارتوں سے بچا اور میرے بہترین معاملہ (دین) پر میری مدد فرما۔ اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے چھپا کر کیا ہے اور جو اعلانیہ کیا ہے، جو بھول سے کیا ہے اور جو دانستہ کیا ہے، جو میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا۔

---

(۱) حاکم ۱/ ۵۱۰، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، احمد ۴/ ۴۴۴، حافظ ابن حجر نے "الاصابہ" میں کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۱۱۳- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ"(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے چڑھ جانے سے، دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے ہنسنے سے۔

۱۱۴- "اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي. أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"(۲)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے وافر

(۱) نسائی ۳/۲٦۵، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۳/ ۱۱۱۳۔

(۲) نسائی ۳/۲۰۹، ابن ماجہ ۱/۴۳۱ ودیگر کتب حدیث، نیز دیکھئے: صحیح نسائی ۱/۳۵٦، صحیح ابن ماجہ ۱/۲۲٦۔

روزی دے اور مجھے عافیت دے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں قیامت کے روز تکلیف دہ جگہ پر کھڑا ہونے سے۔

۱۱۵- "اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي، وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي"(۱)

اے اللہ! مجھے میری سماعت اور میری بصارت سے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا، اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔

---

(۱) ترمذی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۱۸۸/۳، حاکم ۵۲۳/۱، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

۱۱۶- "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، وَمِيْتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلاَ فَاضِحٍ"(۱)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صاف ستھری زندگی کا، عمدہ موت کا اور تیری طرف ایسی واپسی کا جو رسوا کن اور ذلت آمیز نہ ہو۔

۱۱۷- "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لاَ قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلاَ بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلاَ هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ وَلاَ مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ

(۱) زوائد مسند بزار ۴۴۲/۲، حدیث (۲۱۷۷) طبرانی، نیز دیکھئے: مجمع الزوائد ۱۷۹/۱، ہیثمی نے کہا کہ طبرانی کی سند عمدہ ہے۔

مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ
وَلاَ مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا
مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ،
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لاَ
يَحُولُ وَلاَ يَزُولُ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ
يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللّٰهُمَّ
إِنِّي عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا
مَنَعْتَنَا، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ
فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ
وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللّٰهُمَّ
تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ،

وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ مَفْتُونِينَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَهَ الْحَقِّ [آمِينْ]"[1]

---

(۱) احمد ۳/ ۴۲۴ مذکورہ الفاظ کے ساتھ، اور بریکٹ کے درمیان کا جملہ حاکم ۱/ ۵۰۷، ۳/ ۲۳، ۲۴ کی روایت کا ہے، اس حدیث کو بخاری نے الادب المفرد، حدیث (۶۹۹) میں روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے فقہ السیرہ کی تخریج، صفحہ ۲۸۴ میں اور صحیح الادب المفرد، حدیث (۵۳۸) صفحہ ۲۵۹ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے، اے اللہ! جسے تو کشادہ کر دے اسے کوئی تنگ کرنے والا نہیں اور جسے تو تنگ کر دے اسے کوئی کشادہ کرنے والا نہیں، جسے تو گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، جسے تو عطا نہ کرے اسے کوئی دینے والا نہیں اور جسے تو عطا کر دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں، جسے تو دور کر دے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب کر دے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ! ہمیں تو اپنی برکتیں، اپنی رحمت، اپنا فضل اور اپنا رزق کثرت سے عطا فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو نہ بدلیں اور نہ ختم ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے تنگی کے دن

نعمت کا اور خوف کے دن امن وامان کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تو نے ہمیں عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے بھی جو تو نے ہم سے روک لی ہے۔ اے اللہ! ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنادے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کردے، اور ہمارے لئے کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنادے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کردے۔ اے اللہ! ہمیں اسلام کی حالت میں وفات دے، اسلام پر ہی زندہ رکھ اور نیک لوگوں کی جماعت سے ملادے، در آنحالیکہ ہم رسوائی اور فتنہ کا شکار نہ ہوں۔ اے اللہ! تو ان کافروں کو ہلاک کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں، اور ان پر اپنا عذاب وعقاب مسلط

کر دے۔ اے اللہ! ان کافروں کو تباہ کر جنہیں کتاب دی گئی ہے اے معبود برحق۔ [آمین]

۱۱۸- "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي"(۱)

"... وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي"(۲)

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت

---

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۸، مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے: "یہ کلمات تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں اکٹھا کر دیں گے" اور ابو داود ۱/ ۲۲۰ میں ہے کہ جب دیہاتی واپس پلٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لئے"

(۲) دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۱/ ۱۴۸، صحیح ترمذی ۱/ ۹۰۔

دے، مجھے عافیت عطا کر، مجھے رزق دے، میرے نقصان پورے کر اور میرے درجات بلند کر۔

۱۱۹- "اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلاَ تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلاَ تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلاَ تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلاَ تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا"(۱)

اے اللہ! ہمیں زیادہ کر کم نہ کر، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، ہمیں (اپنے فضل سے) نواز اور محروم نہ کر، ہمیں فوقیت دے ہم پر دوسروں کو فوقیت نہ دے، اور ہمیں خوش

---

(۱) ترمذی ۵/۳۲۶، حدیث (۳۱۷۳) حاکم ۲/۸۷، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور شیخ عبدالقادر ارناؤط نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: جامع الاصول ۱۱/ ۲۸۲، حدیث (۸۸۴۷) تحقیق ارناؤط۔

کر اور تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔

۱۲۰- "اللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي"(۱)

اے اللہ! تو نے میری بہترین تخلیق فرمائی ہے پس میرے اخلاق بھی بہتر بنا دے۔

۱۲۱- "اللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي وَاجْعَلْنِي هَادِياً مَهْدِيًّا"(۲)

---

(۱) احمد ۶/ ۶۸، ۱۵۵، ۱/ ۴۰۳، البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے: ارواء الغلیل ۱/ ۱۵۵، حدیث (۷۴)

(۲) اس کی دلیل جریر رضی اللہ عنہ کے لئے نبی ﷺ کی دعا ہے، دیکھئے: بخاری مع فتح الباری ۶/ ۱۶۱۔

اے اللہ! مجھے حق پر ثابت قدم رکھ اور مجھے ہدایت دینے والا اور ہدایت یاب بنادے۔

۱۲۲- اللّٰهُمَّ آتِنِي الْحِكْمَةَ الَّتِي مَنْ أُوتِيهَا فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً"[1]

اے اللہ! مجھے حکمت عطا کردے کہ جسے وہ حکمت مل جاتی ہے اسے خیر کثیر سے نواز دیا جاتا ہے۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، آپ کے تمام آل واصحاب پر اور تاقیامت ان کی سچی پیروی کرنے والوں پر رحمت وسلامتی نازل فرما۔

---

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ البقرہ:۲۶۹۔ ترجمہ: وہ جسے چاہے حکمت دیتا ہے، اور جو شخص حکمت دیدیا جائے وہ بہت ساری بھلائی دیا گیا۔

شرعی دم کے ذریعہ علاج

تالیف

ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی

اردو ترجمہ

ابوالمکرّم عبدالجلیل

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

قرآن وحدیث کے ذریعہ علاج کی اہمیت

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وسلم تسليماً كثيراً، أما بعد:

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم کے ذریعہ اور نبی ﷺ سے ثابت دم کے ذریعہ علاج کرنا مفید علاج اور

مکمل شفایابی ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:)

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾

حٰم السجدہ: ۴۴۔

آپ کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) تو ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

(دوسری جگہ ارشاد ہے:)

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ الاسراء: ۸۲۔

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

اس آیت میں لفظ «مِنْ» بیان جنس کے لئے ہے،

کیونکہ قرآن کریم جیسا کہ گزشتہ آیت میں ہے پورا کا پورا شفا ہے۔[۱]

(نیز ارشاد ہے:)

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ یونس:۵۷۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

---

(۱) دیکھئے: "الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی" لابن القیم، صفحہ ۲۰۔

غرضیکہ قرآن کریم تمام قلبی و جسمانی امراض اور دنیا و آخرت کی بیماریوں کے لئے مکمل شفا ہے، البتہ ہر شخص کو قرآن سے علاج و شفایابی کی توفیق نہیں ملتی، لیکن اگر کوئی مریض قرآن کے ذریعہ شفا طلب کرے اور صدق وایمان، مکمل قبولیت، پختہ اعتقاد اور شروط کی پابندی کے ساتھ قرآن کے ذریعہ اپنے مرض کا علاج کرے تو بیماری ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی، بیماریاں رب ارض و سماء کے کلام کا مقابلہ کیسے کرسکتی ہیں جو کلام اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا، یا زمین پر نازل ہوتا تو اسے کاٹ کر رکھ دیتا، لہٰذا دل یا جسم کی ہر بیماری کا قرآن کریم کا فہم رکھنے والے کے لئے قرآن کے اندر علاج کا طریقہ،

بیماری کا سبب اور اس سے بچاؤ کی تدبیر موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر دل اور جسم کی بیماریوں کا ذکر کیا ہے اور دل اور جسم کے علاج کا طریقہ بھی بتادیا ہے۔

دل کی بیماریوں کی دو قسمیں ہیں: (۱) شک و شبہ کی بیماری (۲) خواہش نفس اور گمراہی کی بیماری، اللہ سبحانہ نے امراض قلب (دل کی بیماریوں) کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کے اسباب وعلاج بھی بتادیئے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةً

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/۶، ۴/۳۵۲۔

وَذِكْرَى لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ العنکبوت:۵۱۔

کیا انہیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی جوان پر پڑھی جارہی ہے، بیشک اس میں رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"پس جسے قرآن شفا نہ دے سکے اسے اللہ بھی شفا نہ دے، اور جسے قرآن کافی نہ ہو اسے اللہ بھی کافی نہ ہو"[1]

رہے جسمانی امراض، تو قرآن کریم نے ان کے علاج کے اصول اور کلی قواعد کی طرف رہنمائی کی ہے، امراض جسمانی کے علاج کے تمام اصول و قواعد قرآن کے اندر

(۱) زاد المعاد ۴/ ۳۵۲۔

موجود ہیں اور درج ذیل تین اصولوں میں منحصر ہیں: (۱) حفظان صحت (۲) تکلیف دہ اشیاء سے بچاؤ (۳) نقصان دہ اور فاسد مواد کا اخراج۔ اور اسی سے مذکورہ بالا بیماریوں کی اقسام کے تمام اجزاء پر استدلال کیا جائے گا۔[1]

بندہ اگر عمدہ طریقہ سے قرآن کریم کے ذریعہ علاج کرے تو جلد شفایابی میں اس کی عجیب وغریب تاثیر دیکھے گا۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار پڑ گیا اور میرے پاس نہ کوئی طبیب تھا نہ کوئی دوا تھی، چنانچہ میں سورۂ فاتحہ کے ذریعہ اپنا علاج کرنے لگا اور اس کی عجیب

(۱) زاد المعاد ۴/ ۳۵۲، ۴/ ۶۔

تاثیر پائی، میں یہ کرتا کہ آب زمزم سے ایک گھونٹ پانی لیتا اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا، پھر اسے پی لیتا، اسی سے مجھے مکمل طور پر شفا حاصل ہوگئی، پھر بہت سی تکالیف میں میں اسی طریقہ پر عمل کرنے لگا جس سے مجھے انتہائی فائدہ ہوتا، اس کے بعد جو شخص بھی مجھ سے اپنی کسی بیماری کی شکایت کرتا میں اسے یہی نسخہ بتادیتا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو جلد شفایابی نصیب ہو جاتی"[1]

اسی طرح سنت نبوی سے ثابت دم کے ذریعہ علاج کرنا بھی مفید ترین علاج میں سے ہے، دعا اگر مانع قبولیت امور سے خالی ہو تو مصیبت دور کرنے اور مقصد تک پہنچنے

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۱۷۸، الجواب الکافی، صفحہ ۲۱۔

کے لئے مفید ترین اسباب میں سے ہے، بالخصوص اس وقت جب الحاح وزاری کے ساتھ دعا کی جائے، دعا مصیبت وبلا کی دشمن ہے، یہ بلا کو دور کرتی اور اس کا علاج کرتی ہے، بلانازل ہونے سے روکتی ہے یا اگر بلانازل ہو چکی ہو تو اسے ہلکا کرتی ہے۔[1] (جیسا کہ حدیث میں ہے:) "دعا جو بلانازل ہو چکی ہو اس میں بھی مفید ہے اور جو ابھی تک نہ نازل ہوئی ہو اس میں بھی، لہٰذا اے اللہ کے بندو! تم دعا کیا کرو"[2] (دوسری حدیث میں ہے:) "تقدیر کو صرف

(۱) الجواب الکافی، صفحہ ۲۲ تا ۲۵۔

(۲) ترمذی، حاکم، احمد، البانی نے اسے حسن کہا ہے، دیکھئے: صحیح الجامع ۳/۱۵۱، حدیث (۳۴۰۳)

دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں صرف نیکی ہی اضافہ کرسکتی ہے"(۱)

لیکن اس جگہ ایک نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے، وہ یہ کہ قرآنی آیات، اذکار وادعیہ اور تعوذات جن کے ذریعہ دم کیا جاتا اور شفا طلب کی جاتی ہے یہ فی نفسہ نفع بخش اور شفا کا ذریعہ ہیں، لیکن عمل کرنے والے کی قبولیت، طاقت و قوت اور تاثیر کا بھی اس میں بہت دخل ہے، اس لئے اگر شفایابی میں تاخیر ہو تو یہ عمل کرنے والے کی تاثیر کی کمزوری یا جس پر دم کیا جارہا ہے اس کی عدم قبولیت یا اس

---

(۱) حاکم، ترمذی، البانی نے اسے حسن کہا ہے، دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱/۷٦، حدیث (۱۵۴)

کے اندر کسی ایسے قوی مانع کی وجہ سے ہے جس کے ساتھ دوا کارگر نہیں ہوتی، کیونکہ دم کے ذریعہ علاج میں دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے: (۱) ایک مریض کی جانب سے (۲) دوسری معالج کی جانب سے، مریض کی جانب سے جس چیز کا پایا جانا ضروری ہے وہ اس کی قوت نفس، اللہ تعالیٰ کی طرف سچی توجہ اور اس پختہ اعتقاد سے حاصل ہوتی ہے کہ قرآن کریم مومنوں کے لئے رحمت اور شفا ہے، صحیح دم وہی ہے جس پر دل اور زبان دونوں ہم آہنگ ہوں، کیونکہ یہ ایک قسم کی جنگ ہے، اور جنگجو اپنے دشمن پر اسی صورت میں غلبہ پا سکتا ہے جب اس کے اندر دو چیزیں موجود ہوں: ایک تو اس کا ہتھیار فی نفسہ ٹھیک اور عمدہ ہو، دوسری

یہ کہ اس کا بازو قوی ہو، اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی مفقود ہوئی تو ہتھیار بہت زیادہ فائدہ نہیں دے سکتا، پھر جب دونوں چیزیں مفقود ہوں تو کیا حال ہوگا، یعنی اس کا دل اللہ کی توحید، توکل، تقویٰ اور توجہ سے خالی ہو اور اس کے پاس ہتھیار بھی نہ ہو۔

دوسری چیز جس کا قرآن وحدیث کے ذریعہ علاج کرنے والے کی جانب سے پایا جانا ضروری ہے، یہ ہے کہ اس کے اندر بھی مذکورہ بالا دونوں چیزیں موجود ہوں۔[1] اسی لئے ابن التین رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"معوذات اور ان کے علاوہ اسمائے الٰہی کے ذریعہ دم

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۶۸، الجواب الکافی، صفحہ ۲۱۔

کرنا روحانی علاج ہے، اگر یہ نیک لوگوں کی زبان سے ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا حاصل ہو گی"[۱]

علماء کا اجماع ہے کہ دم کرنا جائز ہے اگر تین شرطوں کے ساتھ کیا جائے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کے اسماء و صفات کے ذریعہ یا رسول اللہ ﷺ سے منقول کلام کے ذریعہ دم کیا جائے۔

(۲) دم عربی زبان میں ہو، اور اگر غیر عربی زبان میں ہو تو اس کا معنی معروف ہو۔

(۳) یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دم بذات خود مؤثر نہیں،

---

(۱) فتح الباری ۱۰/۱۹۶۔

بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اثر انداز ہوتا ہے۔[1] دم محض ایک سبب ہے۔

اسی اہمیت کے پیش نظر میں نے اپنی کتاب (الذکر والدعاء والعلاج بالرقی من الکتاب والسنہ) میں سے دم کی قسم کو مختصر کر کے یہ کتاب مرتب کی ہے اور اس میں کچھ اضافے بھی کئے ہیں جو ان شاءاللہ مفید ثابت ہوں گے۔

میں اللہ عزوجل سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس عمل کو اپنے وجہ کریم کے لئے خالص بنائے، اس سے خود مجھے بھی فائدہ پہنچائے اور اسے پڑھنے والے، طبع کرنے والے،

(۱) دیکھئے: فتح الباری ۱۰/ ۱۹۵، فتاویٰ علامہ ابن باز ۲/ ۳۸۴۔

اس کی اشاعت میں حصہ لینے والے نیز تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔ بیشک اللہ سبحانہ ہی اس عمل کا سرپرست اور اس کی قبولیت پر قادر ہے۔

وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلي يوم الدين۔

رحمت الٰہی کا محتاج

سعید بن علی بن وہف القحطانی

تحریر کردہ:۱۸/۶/۱۴۱۴ھ

۱- جادو کا علاج

جادو کے شرعی علاج کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ اعمال جن کے ذریعہ جادو کا اثر ہونے سے پہلے اس سے بچاؤ کیا جا سکتا ہے، ان میں سے بعض یہ ہیں:

۱- تمام فرائض کی ادائیگی، تمام محرمات سے اجتناب اور تمام برائیوں سے توبہ کرنا۔

۲- قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرنا، اس طرح کہ آدمی روزانہ قرآن کریم کے کچھ حصہ کی تلاوت اپنے لئے متعین کرلے۔

۳- مشروع اذکار و تعوذات اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ

سے پناہ طلب کرے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"(۱)

اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد، سونے کے وقت اور صبح وشام

(۱) ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۳۲۔

آیۃ الکرسی پڑھے۔[1]

صبح وشام اور سونے کے وقت تین تین مرتبہ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) اور معوذتین (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے۔

روزانہ سو مرتبہ یہ دعا پڑھے: ”لاَ إلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“[2]

---

(۱) حاکم ۱/ ۵۶۲، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: صحیح الترغیب والترہیب للالبانی ۱/ ۲۷۳، حدیث (۶۵۸)

(۲) بخاری ۴/ ۹۵، مسلم ۴/ ۲۰۷۱۔

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے علاوہ صبح وشام کے اذکار، فرض نمازوں کے بعد کے اذکار، سونے اور جاگنے کے اذکار، گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے اذکار، سواری پر بیٹھنے کے اذکار، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے اذکار، بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا اور اسی طرح کے دیگر اذکار اور دعاؤں کی پابندی کرے۔ میں نے ان اذکار وادعیہ کا ایک بڑا حصہ اپنی کتاب (حصن المسلم) میں حالات ومناسبات اور مقامات واوقات

کی مناسبت سے ذکر کر دیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اذکار اور دعاؤں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو، نظر بد اور جنات سے بچنے کا ایک سبب ہے، اور ان آفات و مصائب کا شکار ہو جانے کے بعد ہی اذکار وادعیہ ان کا بہترین علاج بھی ہیں۔[1]

۴- ممکن ہو تو صبح نہار منہ سات کھجوریں کھائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

---

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/۱۲۶، مجموع فتاویٰ علامہ ابن باز ۳/۲۷۷، نیز دیکھئے: اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۳ پر نظر بد کے علاج کی تیسری قسم وہ دس اسباب جن کے ذریعہ حاسد اور جادوگر کے شر کو دور کیا جاتا ہے۔

"جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اسے اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا"(۱)

افضل یہ ہے کہ یہ عجوہ کھجوریں مدینہ طیبہ کے دونوں جانب واقع سیاہ پتھریلی زمین کے درمیان (کے باغات) کی ہوں، جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے، لیکن ہمارے شیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ مدینہ کی تمام کھجوروں میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے چاہے عجوہ نہ بھی ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس نے صبح کے وقت مدینہ کے دونوں جانب واقع آتش فشانی سنگریزوں والی زمین کے درمیان (کے باغات)

---

(۱) بخاری ۱۰/ ۲۴۷، مسلم ۳/ ۱۶۱۸۔

کی سات کھجوریں کھالیں......"الحدیث۔[1]

اسی طرح شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ خیال بھی ہے کہ اگر کسی نے مدینہ طیبہ کے علاوہ کسی بھی جگہ کی سات کھجوریں کھالیں تو اس کے لئے اس دن کے زہر اور جادو سے محفوظ رہنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

دوسری قسم: جادو لگنے کے بعد اس کا علاج:

اس کے چند طریقے ہیں:

۱- پہلا طریقہ: یہ ہے کہ اگر شرعاً جائز اسباب وذرائع سے جادو کی جگہ معلوم ہو جائے تو اس کو نکال کر ختم کر دیا

(۱) مسلم ۳/ ۱۶۱۸۔

جائے، جادو زدہ شخص کے علاج کا یہ ایک بہت ہی کارگر طریقہ ہے۔

۲-دوسرا طریقہ: شرعی دم، بعض شرعی دم یہ ہیں:

الف- بیری کے سات ہرے پتے لیں اور انہیں دو پتھروں یا اسی کے مثل کسی اور چیز کے درمیان رکھ کر کوٹ لیں، پھر اس پر اتنا پانی ڈالیں جس سے غسل کیا جاسکے اور یہ آیات پڑھ کر دم کریں:

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ﴿ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إلا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذي يَشْفَعُ عِنْدَهُ

إلا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ البقرہ:۲۵۵۔

اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں

کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور وہ ان کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ ○ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ○ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ﴾ الاعراف: ۱۱۷ تا ۱۲۲۔

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دو، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے

کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر لوٹے۔ اور جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ○ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ○ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾ یونس:۷۹ تا ۸۲۔

فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو۔ پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقیناً اللہ اس کو ابھی درہم برہم کردے گا، اللہ تعالیٰ فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔

﴿قَالُوا يَامُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ٥ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى ٥ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً

مُوسَى○ قُلْنَا لاَ تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الأَعْلَى○ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى○ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى﴾ طٰہٰ:۶۵ تا ۷۰۔

جادوگر کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو (جب انہوں نے ڈالا) تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ پس موسیٰ نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ ہم نے فرمایا کہ کچھ خوف نہ کر،

یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ اور تیرے داہنے ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے، انہوں نے جو کچھ بنلیا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں، اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ○ لاَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ○ وَلاَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ وَلاَ أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدتُّمْ ○ وَلاَ أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ الکافرون۔

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کروں گا اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرو گے اس کی جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ الاخلاص۔

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز

ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔
اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ الفلق۔

آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔
ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور اندھیری
رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔
اور گرہ میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔اور حسد کرنے
والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِo مَلِكِ النَّاسِo إِلَهِ النَّاسِo مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِo الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ الناس۔

آپ کہہ دیجئے کہ میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

مذکورہ بالا آیات اور سورتوں کو پڑھ کر پانی پر دم کرنے کے بعد مریض اس پانی میں سے تین بار تھوڑا تھوڑا پی لے

اور باقی پانی سے غسل کرلے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس سے مرض دور ہو جائے گا، اور اگر یہی عمل دوبارہ یا اس سے بھی زیادہ بار کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہاں تک کہ مرض کا خاتمہ ہو جائے، اس عمل کا بار بار تجربہ کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے فائدہ بخشا ہے، جس شخص کو جادو وغیرہ کے ذریعہ بیوی سے صحبت کرنے سے روک دیا گیا ہو تو یہ عمل اس کے لئے بھی مفید ہے۔[1]

---

(۱) دیکھئے: فتاویٰ ابن باز ۳/ ۲۷۹، فتح المجید، صفحہ ۳۴۶، الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ والاشرار، تالیف وحید عبدالسلام، صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۷، مؤخر الذکر کتاب میں مفید، مفصل اور بحکم الٰہی نفع بخش دم مذکور ہے، نیز دیکھئے: مصنف عبدالرزاق ۱۱/ ۱۳، فتح الباری ۱۰/ ۲۳۳۔

ب- سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، سورۂ اخلاص اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کو تین تین بار یا اس سے زیادہ بار پڑھ کر پھونکیں اور تکلیف کی جگہ پر داہنے ہاتھ کو پھیریں۔[۱]

ج- جامع دعائیں، دم جھاڑ اور تعوذات:

۱- "أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ"[۲]

میں عظمت والے اللہ سے، جو عرش عظیم کا مالک ہے،

---

(۱) بخاری ۹/ ۶۲، ۱۰/ ۲۰۸، مسلم ۴/ ۱۷۲۳۔

(۲) ابوداود ۳/ ۱۸۷، ترمذی ۲/ ۴۱۰، نیز دیکھئے: صحیح الجامع ۵/ ۱۸۰، ۳۲۲۔

دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا کردے۔ (اس دعا کو سات بار پڑھیں)

۲- مریض اپنے جسم میں جہاں تکلیف محسوس کرے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار "بسم اللہ" کہے، پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

"أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ"(۱)

میں اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف کی برائی سے جو میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

---

(۱) مسلم ۴/۱۷۲۸۔

۳- اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ، أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا"[۱]

اے اللہ! لوگوں کے رب، بیماری دور کر دے اور شفا دیدے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

۴- "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ"[۲]

میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔

(۱) بخاری ۲۰۶/۱۰، مسلم ۱۷۲۱/۴۔ (۲) بخاری ۴۰۸/۶۔

٥- "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ"(١)

میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں اس کی ہر مخلوق کی برائی سے۔

٦- "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ"(٢)

میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں اس کے غیظ و غضب، اس کے عقاب اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے

(١) مسلم ٤/١٧٢٨۔

(٢) ابوداود، ترمذی، نیز دیکھئے صحیح ترمذی ٣/١٧١۔

کہ وہ میرے پاس آئیں۔

۷- "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَأَ وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ"(۱)

میں اللہ کے ان کامل کلمات کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں

(۱) احمد ۳/۴۱۹ بسند صحیح، ابن السنی، حدیث (۶۳۷) نیز دیکھئے: مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۷۔

جن سے کوئی بھی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور پھیلایا، اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو ہر آنے والے کے شر سے، سوائے اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آئے، اے مہربانی فرمانے والے۔

۸- "اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ

وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ...[۱]"

اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب، عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے اور تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، میں ہر اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے

---

(۱) مسلم ۴/ ۲۰۸۴۔

کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی پوشیدہ ہے تجھ سے مخفی (اور قریب تر) کوئی چیز نہیں......۔

٩- "بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ"(١)

میں اللہ کے نام کے ساتھ تمہیں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دے رہی ہے، ہر نفس کے شر اور حاسد کی نگاہ سے اللہ تمہیں شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ تمہیں دم کرتا ہوں۔

(١) مسلم ٤/١٧١٨ بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ۔

١٠- "بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ"(١)

اللہ کے نام سے، اللہ تمہیں اچھا کرے، ہر بیماری سے تمہیں شفا دے، اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر بد والے کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے۔

١١- "بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ ذِي عَيْنٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ"(٢)

---

(١) مسلم ۴/ ۱۷۱۸ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(٢) سنن ابن ماجہ بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۲۶۸۔

میں اللہ کے نام کے ساتھ تمہیں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دے رہی ہے، حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد والے کے شر سے اللہ تمہیں شفادے۔

انہی تعوذات اور دعاؤں اور دم کے ذریعہ جادو، نظر بد اور جنات لگنے کا اور تمام امراض کا علاج کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ جامع اور بحکم الٰہی نفع بخش دم اور دعائیں ہیں۔

تیسری قسم: جس جگہ یا جس عضو میں جادو کا اثر ظاہر ہو اگر ممکن ہو تو سینگی لگا کر وہاں سے خون نکال دیا جائے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو الحمد للہ مذکورہ بالا علاج ہی کافی ہو گا۔(۱)

---

(۱) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۱۲۵، اس جگہ جادو لگنے کے بعد اس کے علاج کی چند قسمیں مذکور ہیں، تجربہ کے بعد اگر یہ مفید ثابت ہوں=

چوتھی قسم: طبعی دوائیں: کچھ مفید طبعی دوائیں بھی ہیں جن پر قرآن کریم اور سنت مطہرہ دلالت کرتی ہیں، انسان اگر صدق ویقین اور توجہ نیز اس اعتقاد کے ساتھ ان کو استعمال کرے کہ فائدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، تو ان شاءاللہ ان دواؤں سے فائدہ ہوگا، اسی طرح کچھ جڑی بوٹیوں وغیرہ سے بنی دوائیں بھی ہیں جو تجربہ پر مبنی ہوتی ہیں، یہ دوائیں اگر حرام اجزاء پر مشتمل نہ ہوں تو ان سے

= تو ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۸۶/۷، ۳۸۷، فتح الباری ۲۳۳/۷، ۲۳۴، مصنف عبدالرزاق ۱۳/۱۱، الصارم البتار، صفحہ ۱۹۴ تا ۲۰۰، السحر حقیقتہ وحکمہ، تالیف ڈاکٹر مسفر الدمنی، صفحہ ۶۴ تا ۶۶۔

فائدہ اٹھانے میں شرعاً کوئی رکاوٹ نہیں۔[1] طبعی اور بحکم الٰہی مفید علاجوں میں شہد[2] حبہ سوداء[3] (کلونجی) آب زمزم[4] اور آسمان سے نازل شدہ بارش کا پانی بھی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا﴾ ق:۹۔

اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا۔

---

(۱) دیکھئے: فتح الحق المبین فی علاج الصرع والسحر والعین، صفحہ ۱۳۹۔

(۲) دیکھئے: زیر نظر کتاب کا صفحہ ۲۲۷، فتح الحق المبین صفحہ ۱۴۰۔

(۳) دیکھئے: زیر نظر کتاب کا صفحہ ۲۲۵، فتح الحق المبین صفحہ ۱۴۱۔

(۴) دیکھئے: زیر نظر کتاب کا صفحہ ۲۲۹، فتح الحق المبین صفحہ ۱۴۴۔

زیتون کا تیل بھی مفید طبعی علاج ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی مالش کرو، کیونکہ یہ مبارک درخت کا تیل ہے"[۱]

نیز تجربہ و استعمال اور مطالعہ کتب سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ زیتون کا تیل سب سے بہتر تیل ہے۔[۲] اسی طرح غسل کرنا، طہارت و صفائی حاصل کرنا اور خوشبو لگانا بھی طبعی علاج میں شامل ہے۔[۳]

---

(۱) احمد ۳/۴۹۷، ترمذی، ابن ماجہ، البانی نے صحیح ترمذی ۲/۱۶۶ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۲) دیکھئے: فتح الحق المبین، صفحہ ۱۴۲۔

(۳) حوالہ سابق، صفحہ ۱۴۵۔

۲- نظر بد کا علاج

نظر بد کے علاج کی چند قسمیں ہیں:

پہلی قسم: نظر لگنے سے پہلے اس کا علاج:

اس کے چند طریقے ہیں:

۱- مشروع تعوذات، دعاؤں اور اذکار کے ذریعہ اپنا یا جس پر نظر لگنے کا ڈر ہو اس کا بچاؤ کرنا، جیسا کہ جادو کے علاج کی پہلی قسم میں گزر چکا ہے۔[1]

۲- جس شخص کو خود اپنی نظر لگ جانے کا ڈر ہو وہ جب اپنی ذات میں یا اپنے مال یا اپنی اولاد یا اپنے بھائی یا کسی اور چیز

(۱) دیکھئے زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۴۴۔

کے اندر کوئی اچھی چیز دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ برکت کی دعا کرے اور کہے:

”مَا شَاءَ اللّٰهُ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ“

جیسا اللہ نے چاہا (ویسا ہوا) اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں، اے اللہ! اسے مزید برکت عطا کر۔

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے اندر کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے“(١)

(١) موطا امام مالک ۲/ ۹۳۸، ابن ماجہ ۲/ ۱۱۶۰، احمد ۴/ ۴۴۷، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۲۶۵، زاد المعاد ۴/ ۱۷۰، الصارم البتار فی التصدی =

۳- جس پر نظر بد کا ڈر ہو اس کی خوبیاں پوشیدہ رکھی جائیں۔(۱)

دوسری قسم: نظر لگنے کے بعد اس کا علاج:

اس کے بھی چند طریقے ہیں:

۱- جس شخص کی نظر لگی ہو اگر اس کا پتہ چل جائے تو اس سے کہا جائے کہ وہ وضو کرے، پھر اس کے وضو کے پانی سے نظر زدہ شخص غسل کرے۔(۲)

= للسحرة والاشرار، تالیف شیخ وحید عبد السلام، صفحہ ۲۲۹ تا ۲۵۲۔

(۱) دیکھئے: شرح السنہ للبغوی ۱۳/۱۱۶، زاد المعاد ۴/۱۷۳۔

(۲) دیکھئے: ابو داود ۴/۹، زاد المعاد ۴/۱۶۳، نیز دیکھئے: الوقایۃ والعلاج من الکتاب والسنہ، تالیف محمد بن شایع، صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۷۔

۲- سورۂ اخلاص، معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کو اور دم کے لئے وارد مشروع دعاؤں کو بکثرت پڑھ کر پھونکنا اور جس جگہ تکلیف ہے اس پر آیات پڑھنے کے دوران داہنے ہاتھ کو پھیرنا، جیسا کہ جادو کے علاج کی دوسری قسم کے حصہ (ج) میں نمبر ۱ تا ۱۱ کے تحت گزر چکا ہے۔[۱]

۳- مذکورہ آیات پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے، پھر مریض اس پانی میں سے کچھ پی لے اور باقی پانی اپنے اوپر ڈال لے[۲] یا تیل پر دم کیا جائے اور مریض اس کی مالش

(۱) دیکھئے: زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۱۶۲ تا ۱۷۱۔

(۲) ابو داود ۴ر۱۰، نبی ﷺ نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے لئے ایسے ہی کیا تھا۔

کرلے[۱] اور اگر زمزم کا پانی مل جائے[۲] یا بارش کا پانی دستیاب ہو[۳] تو اس پر پڑھ کر پھونک مارنا زیادہ مفید ہے۔

۴-مریض کو قرآن کی آیات لکھ کر دیدی جائیں اور وہ انہیں دھو کر پی لے تو ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔[۴] ان آیات میں سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، سورۂ اخلاص اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) شامل ہیں، جیسا کہ جادو کے علاج کی

(۱) احمد ۳/ ۴۹۷، نیز دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱/ ۱۰۸، حدیث (۳۷۹)

(۲) دیکھئے: زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۲۲۹۔

(۳) دیکھئے: زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۲۲۹۔

(۴) دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۱۷۰، فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۹/ ۶۴۔

دوسری قسم کے حصہ (ب) اور حصہ (ج) میں نمبر ۱ تا۱۱ کے تحت گزر چکا ہے۔[1]

تیسری قسم: ان اسباب کو بروئے کار لانا جن کے ذریعہ حاسد کی نظر کو دفع کیا جاسکتا ہے: اور یہ درج ذیل ہیں:

۱- حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا۔

۲- اللہ سبحانہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور اس کے امر و نہی کی حفاظت کرنا (جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے:)

"اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا"۔[2]

---

(۱) دیکھئے: زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۱۶۲ تا ۱۷۱۔

(۲) ترمذی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/ ۳۰۹۔

۳-حاسد کی شرارتوں پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا، چنانچہ نہ اس سے جھگڑے، نہ اس کا شکوہ کرے اور نہ ہی اپنے دل میں اس کو اذیت دینے کے بارے میں سوچے۔

۴-اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا، جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

۵-حاسد کا خوف نہ کرے اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچ کو اپنے دل پر مسلط کرے اور یہ ایک بہترین علاج ہے۔

۶-اللہ سبحانہ کی طرف متوجہ ہونا، اس کے لئے عمل کو خالص کرنا اور اس کی خوشنودی کی جستجو کرنا۔

۷-گناہوں سے توبہ کرنا، کیونکہ انسان کے گناہ ہی اس پر دشمنوں کو مسلط کرنے کا ذریعہ ہیں (فرمان باری تعالیٰ ہے:)

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ الشوریٰ: ۳۰۔

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔

۸- حسب استطاعت صدقہ اور احسان کرنا، مصیبت وبلا، نظر بد اور حاسد کے شر کے دفع کرنے میں اس کی بڑی عجیب تاثیر ہے۔

۹-احسان کے ذریعہ حاسد، ظالم اور موذی انسان کی آتش حسد کو بجھانا، چنانچہ جس قدر آپ کے لئے کوئی ایذا رسانی اور ظلم وحسد میں بڑھے اسی قدر آپ اس کے

ساتھ احسان، خیر خواہی اور شفقت و محبت بڑھادیں، لیکن اس کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جن کا اللہ کے یہاں بڑا نصیبہ ہوتا ہے۔

۱۰- اللہ عزیز و حکیم، جس کے حکم کے بغیر نہ کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے نہ نفع دے سکتی ہے، اس کے لئے توحید کو خالص اور پاک کرنا، توحید ہی ان تمام امور کی جامع ہے اور اسی پر ان اسباب کی افادیت کا دارومدار ہے، کیونکہ توحید اللہ سبحانہ کا وہ عظیم قلعہ ہے کہ اس میں داخل ہونے والا مامون و محفوظ ہو جاتا ہے۔

یہ دس اسباب ہیں جن کے ذریعہ حاسد، بدنگاہ اور جادوگر کے شر کو دور کیا جاسکتا ہے۔(۱)

(۱) دیکھئے: بدائع الفوائد لابن القیم ۲/۲۳۸ تا ۲۴۵۔

۳۔انسان کو جن لگ جانے کا علاج

جس انسان کو جن لگ جائے اور اس کے اندر داخل ہو جائے اس کے علاج کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جن لگنے سے پہلے اس کا علاج:

جنات سے بچاؤ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تمام فرائض وواجبات کی پابندی کی جائے، تمام محرمات سے اجتناب کیا جائے، تمام برائیوں سے توبہ کی جائے اور مشروع اذکار، دعاؤں اور تعوذات کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے۔

دوسری قسم: جن لگنے کے بعد اس کا علاج:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مسلمان جس کا دل اس کی

زبان سے اور جن زدہ شخص کیلئے اس کے دم سے ہم آہنگ
ہو وہ مریض پر پڑھ کر پھونکے، سب سے بڑا علاج یہ ہے
کہ سورۂ فاتحہ[1] آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں،
سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر مریض پر
پھونک دیا جائے، یہ عمل تین بار یا اس سے زیادہ بار کیا جائے،
ان کے علاوہ دوسری قرآنی آیات بھی پڑھی جا سکتی ہیں،
کیونکہ پورا کا پورا قرآن دلوں کی بیماریوں کے لئے علاج اور
مومنوں کے لئے شفا، ہدایت اور رحمت ہے۔[2] ان کے

---

(۱) دیکھئے: ابوداود ۴/ ۱۳، ۱۴، احمد ۵/ ۲۱۰، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، حدیث (۲۰۲۸)

(۲) دیکھئے: الفتح الربانی ترتیب مسند امام احمد ۱۷/ ۱۸۳۔

علاوہ دم کی دعائیں بھی پڑھی جائیں، جیسا کہ جادو کے علاج کی دوسری قسم کے حصہ (ب) اور حصہ (ج) میں مذکور ہیں۔ [1]

اس علاج میں دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے: پہلی چیز کا تعلق مریض سے ہے، ضروری ہے کہ اس کے اندر قوت نفس، اللہ کی طرف سچی توجہ اور ایسی صحیح پناہ طلبی پائی جائے جس پر دل اور زبان دونوں متفق ہوں۔ اور دوسری چیز کا تعلق معالج سے ہے، یعنی اس کے اندر بھی انہی اوصاف کا پایا جانا ضروری ہے، کیونکہ ہتھیار کی طاقت اس کے چلانے والے کی طاقت پر منحصر ہے۔ [2]

---

(۱) دیکھئے: زیر نظر رسالہ کا صفحہ ۱۶۲ تا ۱۷۱۔

(۲) دیکھئے: وقاية الإنسان من الجن والشيطان=

اگر مریض کے کان میں اذان کہہ دی جائے تو یہ بھی اچھا ہے، کیونکہ شیطان اذان کی آواز سے دور بھاگتا ہے۔[1]

= صفحہ ۸۱ تا ۸۴، الصارم البتار، تالیف شیخ وحید عبدالسلام، صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۷، نیز دیکھئے: زادالمعاد ۶۶/۴ تا ۶۹، إیضاح الحق فی دخول الجني بالإنسي والرد علی من أنكر ذلك، تالیف علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، صفحہ ۱۴، فتاویٰ ابن تیمیہ ۹/۱۹ تا ۶۵، ۲۷۶/۲۴، الوقایۃ والعلاج، تالیف محمد بن شایع، صفحہ ۶۶ تا ۶۹، عالم الجن والشیاطین، تالیف عمر الاشقر، صفحہ ۱۳۰۔

(۱) دیکھئے: فتح الحق المبین فی علاج الصرع والسحر والعین، صفحہ ۱۱۲، بخاری، حدیث (۵۷۴)

۴- نفسیاتی امراض کا علاج[1]

نفسیاتی امراض اور دل کی بے چینی کا سب سے بڑا علاج مختصر اُدرج ذیل ہے:

۱- ہدایت اور توحید، اس کے برعکس گمراہی اور شرک بے چینی کے اسباب میں سے ہیں۔

۲- ایمان صادق کا نور جسے اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں ڈالتا ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک عمل۔

---

(۱) اس موضوع کے لئے دیکھئے: زاد المعاد ۲/ ۲۳ تا ۲۸، شرح صدر کے اسباب، نیز علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی کی کتاب "الوسائل المفيدة للحياة السعيدة"

۳- علم نافع، بندے کا علم جس قدر زیادہ وسیع ہوتا ہے اس کے دل کو اسی قدر زیادہ انشراح اور کشادگی نصیب ہوتی ہے۔

۴- اللہ سبحانہ کی طرف رجوع اور انابت، پورے دل کے ساتھ اس سے محبت کرنا، اس کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی عبادت سے لطف اندوز ہونا۔

۵- ہر حال میں اور ہر جگہ ذکر الٰہی کی پابندی کرنا، کیونکہ شرح صدر، دل کی خوشی اور رنج و غم کے ازالہ میں ذکر الٰہی کی بڑی عجیب تاثیر ہوتی ہے۔

۶- مخلوق کے ساتھ ہر طرح کا حسن سلوک اور انہیں ہر ممکن فائدہ پہنچانا، کیونکہ کرم نواز اور احسان کرنے والے

کا سینہ سب سے زیادہ وسیع، نفس سب سے زیادہ پاکیزہ اور دل سب سے زیادہ مطمئن ہوتا ہے۔

۷- شجاعت و بہادری، کیونکہ بہادر کا سینہ کھلا اور دل وسیع ہوتا ہے۔

۸-دل کی تنگی اور عذاب کی موجب تمام مذموم صفات مثلاً بغض و حسد، کینہ و فریب، عداوت و دشمنی اور ظلم و زیادتی کو دل سے نکال باہر کرنا، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ سے افضل ترین شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "ہر پاک صاف دل اور سچی زبان والا" صحابہ نے عرض کیا کہ سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں، یہ پاک صاف دل والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ متقی

اور صاف ستھرا انسان جس میں گناہ، ظلم وزیادتی، کینہ وفریب اور حسد نہ پایا جائے"[1]

۹- غیر ضروری نظر، فضول گفتگو کرنا یا سننا، غیر ضروری اختلاط، زیادہ کھانا اور زیادہ سونا ترک کر دینا، کیونکہ ان غیر ضروری اشیاء کا ترک کر دینا انشراح صدر، اطمینان قلب اور رنج وغم کے ازالہ کے اسباب میں سے ہے۔

۱۰- کسی مفید عمل یا نفع بخش علم سے وابستہ رہنا، کیونکہ یہ وابستگی قلق میں مبتلا کرنے والی چیزوں کو دل سے بھلا دیتی ہے۔

۱۱- آج کے موجودہ کام کا اہتمام کرنا اور آئندہ پیش

(۱) ابن ماجہ، حدیث (۴۲۱٦) نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/۴۱۱۔

آنے والے کام کے اہتمام سے اور ماضی کے غم سے منقطع ہو جاتا، کیونکہ بندہ دین اور دنیا کے لئے مفید کاموں میں جدو جہد کرتا ہے اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے اپنے رب سے دعا کرتا اور مدد چاہتا ہے، اور یہ چیز رنج و غم سے تسلی کا باعث بنتی ہے۔

۱۲-رزق، خوشحالی اور ان سے متعلق دیگر امور میں اپنے سے کمتر شخص کی طرف دیکھنا، اپنے سے اعلیٰ شخص کی طرف نہ دیکھنا۔

۱۳-انسان پر جو ناپسندیدہ حالات گزر چکے ہیں اور جن کی تلافی ناممکن ہے انہیں فراموش کر دینا اور ان کے بارے میں سوچنے سے قطعاً گریز کرنا۔

۱۴- بندے پر اگر کوئی مصیبت آئے تو اس پر واجب ہے کہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے، اس طرح کہ اس بدترین نتیجہ کا تصور کرے جہاں تک معاملہ پہنچ سکتا ہے، پھر مقدور بھر اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔

۱۵- دل کو مضبوط رکھے، بے قرار نہ ہو، برے افکار کو دعوت دینے والے اوہام وخیالات سے متاثر نہ ہو، غصہ نہ ہو، پسندیدہ حالات کے خاتمہ سے اور ناپسندیدہ حالات کے پیش آنے سے خوفزدہ نہ ہو، بلکہ معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد کردے، ساتھ ہی نفع بخش اسباب وذرائع استعمال میں لائے اور اللہ سے عفوودرگزر اور عافیت کا سوال کرے۔

۱۶- اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر دل سے اعتماد اور بھروسہ کرنا اور

اس سے اچھی امید رکھنا، کیونکہ اللہ پر بھروسہ کرنے والے شخص پر اوہام وافکار اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

۱۷- عقلمند شخص یہ جانتا ہے کہ صحیح معنوں میں زندگی وہی ہے جو سعادت اور اطمینان کی زندگی ہو اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ زندگی بڑی مختصر ہے، اس لئے وہ رنج وغم اور تلخیوں کی نذر کر کے اسے مزید مختصر نہیں کرتا، کیونکہ یہ صحت مندانہ زندگی کے منافی ہے۔

۱۸- بندے کو جب کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ اپنے پاس موجود دیگر دینی یا دنیوی نعمتوں کے درمیان اور پیش آمدہ مصیبت کے درمیان موازنہ کرے، اس سے اسے ان بیشمار نعمتوں کا اندازہ ہو جائے گا جن میں وہ سانس لے رہا

ہے، اسی طرح وہ اپنے بارے میں جس نقصان کے واقع ہونے سے ڈرتا ہے اس کے درمیان اور سلامتی کے بہت سے امکانات کے درمیان مقارنہ کرے اور ایک کمزور سے اندیشے کو بہت سے قوی امکانات پر غالب نہ آنے دے، اس سے اس کا غم اور خوف دور ہو جائے گا۔

۱۹- بندہ یہ جانتا ہے کہ لوگوں کی ایذارسانی بالخصوص گندے اقوال کے ذریعہ ان کی ایذارسانی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی، بلکہ یہ خود انہی کے لئے نقصان دہ ہے، اس لئے ان کی تکلیف دہ باتوں پر توجہ نہ دے تاکہ یہ اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔

۲۰- بندہ اپنے افکار ان کاموں میں استعمال کرے جو

اس کے دین اور دنیا دونوں کے لئے مفید ہوں۔

۲۱- بندہ اپنے احسان اور بھلائی کا بدلہ صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اور یہ یقین رکھے کہ اس کا یہ معاملہ اللہ کے ساتھ ہے، لہٰذا جس کے ساتھ احسان کیا ہے اس کی طرف سے شکریہ کی پرواہ نہ کرے:

﴿إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لاَ نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلاَ شُكُورًا﴾ الدہر:۹۔

ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضامندی کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔

اہل وعیال اور اولاد کے ساتھ تعامل میں یہ پہلو مزید ضروری ہو جاتا ہے۔

۲۲- نفع بخش امور کو سامنے رکھنا اور ان کے حصول کے لئے محنت کرنا، نیز نقصان دہ امور پر توجہ نہ دینا اور ذہن و فکر کو ان میں الجھانے سے گریز کرنا۔

۲۳-حالیہ اعمال کو بروقت انجام دینا اور مستقبل کے لئے فارغ ہو جانا، تاکہ مستقبل کے کاموں کو فکر و عمل کی قوت سے انجام دے سکے۔

۲۴-نفع بخش اعمال اور مفید علوم میں سے حسب ترتیب پہلے اہم ترین بالخصوص مرغوب اعمال و علوم کو اختیار کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے مدد طلب کرے اور پھر لوگوں سے مشورہ طلب کرے، اور جب ان کاموں میں فائدہ کا یقین ہو جائے اور وہ انہیں کرنے کا پختہ ارادہ کرلے تو اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کردے۔

۲۵-اللہ کی ظاہر اور پوشیدہ نعمتوں کو بیان کرنا، کیونکہ نعمتوں کے پہچاننے اور ان کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ رنج وغم دور کرتا ہے اور یہی چیز بندے کو شکر گزاری پر ابھارتی ہے۔

۲۶- بیوی، قرابت دار، صاحب معاملہ اور ہر وہ شخص جس سے آپ کا کوئی تعلق ہو جب اس کے اندر کوئی عیب پائیں تو اس سے معاملہ کرتے وقت اس کی دیگر خوبیوں کو سامنے رکھیں اور ان کا اس عیب سے موازنہ کریں، اس سے رفاقت ودوستی برقرار رہے گی اور دل کو انشراح حاصل ہوگا (رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:)

"کوئی مومن مرد اپنی مومن بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر

وہ اس کی بعض عادات سے ناخوش ہے تو اس کے دیگر اخلاق اسے خوش کردیں گے"[۱]

۲۷-تمام معاملات کی بہتری کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، اور اس سلسلہ کی سب سے عظیم دعا یہ ہے:

"اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ"[۲]

---

(۱) مسلم ۲/۱۰۹۱۔

(۲) مسلم ۴/۲۰۸۷۔

اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے جو میرے تمام امور کا محافظ ہے، اور میرے لئے میری دنیا سنوار دے جس میں میری زندگی ہے، اور میرے لئے میری آخرت سنوار دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے، اور زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں اضافہ کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا۔

نیز یہ دعا:

"اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ"(۱)

(۱) ابوداود ۳/ ۳۲۴، احمد ۵/ ۴۲۔

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے پل جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اور میرے تمام معاملات کو سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

۲۸- اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ اللہ کی راہ میں جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس کے ذریعہ اللہ رنج وغم سے نجات دیتا ہے"[1]

---

(۱) احمد ۵/۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۹، ۳۲۶، ۳۳۰، حاکم ۲/۷۵، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

جو شخص ان اسباب ووسائل پر غور کرے اور صدق واخلاص کے ساتھ ان پر عمل کرے اس کے لئے یہ نفسیاتی امراض کے لئے اور قلق واضطراب کے لئے مفید اور بہترین علاج ہیں، بعض علماء نے ان کے ذریعہ بہت سے نفسیاتی امراض اور پریشانیوں کا علاج کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ بہت فائدہ بخشا ہے۔[1]

(۱) دیکھئے: الوسائل المفیدہ کا مقدمہ، طبع پنجم، صفحہ ۶۔

۵- پھوڑے اور زخم کا علاج

جب کسی انسان کو کوئی تکلیف ہوتی یا اسے پھوڑا یا زخم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی سے اس طرح کرتے - حدیث کے راوی سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی اور پھر اٹھالی - اور یہ دعا پڑھتے:

"بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا"(۱)

اللہ کے نام کے ساتھ، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے ہم میں سے بعض کے لعاب کے ساتھ، ہمارے رب کے حکم سے ہمارا مریض اچھا ہو جائے گا۔

---

(۱) بخاری ۱۰/۲۰۶، مسلم ۴/۱۷۲۴، حدیث (۲۱۹۴)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دم کرنے والا اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا لعاب لگا کر اسے زمین پر رکھے تاکہ اس پر کچھ مٹی چپک جائے، پھر زخم یا تکلیف کی جگہ پر اسے پھیرے اور مذکورہ دعا پڑھے۔[1]

---

(۱) دیکھئے: شرح نووی علی صحیح مسلم ۱۴/۱۸۴، فتح الباری ۱۰/۲۰۸، نیز حدیث کی تفصیلی شرح کے لئے دیکھئے: زاد المعاد ۴/۱۸۶، ۱۸۷۔

۶- مصیبت وپریشانی کا علاج

۱- ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ٥ لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ الحدید:۲۲،۲۳۔

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ خاص تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ کام اللہ پر بالکل آسان ہے۔ تاکہ تم اپنے ہاتھ سے نکل جانے والی کسی چیز پر رنجیدہ نہ

ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ، اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔

۲-﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾التغابن:۱۱۔

کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۳-جس بندہ کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھ لے:

”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا“

ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا بہترین بدل عطا فرما۔

تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مصیبت کا اجر بھی دیتا ہے اور اسے اس کا بہترین بدل عطا فرماتا ہے۔[1]

۴- جب کسی کا لڑکا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے لڑکے کو قبض کر لیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو چھین لیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟

(۱) مسلم ۲/ ۶۳۳۔

فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری تعریف کی اور "انا للہ......" پڑھا، اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھ دو۔[1]

۵-اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جب میں اپنے مومن بندے سے دنیا میں اس کے کسی عزیز کو چھین لوں اور وہ مجھ سے اجر کی امید رکھ کر صبر کرلے، تو میرے پاس اس کا انعام صرف جنت ہے"[2]

۶-ایک آدمی کا بچہ فوت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نہیں چاہتے کہ جب تم جنت کے دروازوں

---

(۱) ترمذی، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۱/ ۲۹۸۔

(۲) بخاری ۱۱/ ۲۴۲۔

میں سے کسی دروازے پر آؤ تو اسے اپنے انتظار میں کھڑا پاؤ"(۱)

۷-اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جب میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں چھین کر اسے آزماؤں اور وہ اس پر صبر کرلے (اور مجھ سے ثواب کی امید رکھے) تو میں اس کے بدلے اسے جنت عطا کروں گا"(۲)

۸-جس مسلمان کو بھی کسی بیماری سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے

---

(۱) احمد، نسائی، اس حدیث کی سند صحیح کی شرط پر ہے اور حاکم اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے، نیز دیکھئے: فتح الباری ۱۱/ ۲۴۳۔

(۲) بخاری ۱۰/ ۱۱۶، بریکٹ کے درمیان کے الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/ ۲۸۶۔

باعث اس طرح اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں"[۱]

۹- "کسی مسلمان کو اگر کانٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کے بدلہ اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے"[۲]

۱۰- "مومن کو جو بھی دائمی تکلیف، پریشانی، بیماری یا رنج لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے جو غم پہنچتا ہے اس کے ذریعہ اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں"[۳]

---

(۱) بخاری ۱۰/۱۲۰، مسلم ۴/۱۹۹۱۔
(۲) مسلم ۴/۱۹۹۱۔
(۳) مسلم ۴/۱۹۹۴۔

۱۱- "جس قدر آزمائش سخت ہوگی اسی قدر اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا، اور جب اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈالتا ہے، اب جو آزمائش پر راضی رہے اس کے لئے اللہ کی طرف سے رضامندی ہے، اور جو جزع فزع کرے اس کے لئے اللہ کی طرف سے ناراضگی ہے"[1]

۱۲- "...... بندے کے ساتھ مصیبت لگی رہتی ہے یہاں تک کہ اسے اس حال میں زمین پر چلتا چھوڑتی ہے کہ اس کے اوپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا"[2]

---

(۱) ترمذی، ابن ماجہ، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/ ۲۸٦۔

(۲) ترمذی، ابن ماجہ، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/ ۲۸٦۔

۷-رنج و غم کا علاج

۱-جس بندے کو کوئی رنج و غم لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھ لے:

"اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، ابْنُ عَبْدِكَ، ابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي"(۱)

(۱) احمد ۱/۳۹۱، البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے خود کو موسوم کیا ہے، یا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے، یا اپنے پاس علم غیب میں اسے اپنے لئے خاص کر رکھا ہے، کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور اور میرے رنج وغم اور پریشانیوں کے خاتمہ کا ذریعہ بنادے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج وغم کو دور کر دیتا ہے اور اس

کے بدلے اسے خوشی و مسرت عطا فرماتا ہے۔

۲- ”اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ“(۱)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج اور غم سے، عاجزی اور کاہلی سے، بخیلی اور بزدلی سے، اور قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

۱- بخاری ۷/ ۱۵۸، رسول اللہ ﷺ یہ دعا بکثرت پڑھتے تھے، دیکھئے: بخاری مع فتح الباری ۱۱/ ۱۷۳۔

۸- کرب و بے چینی کا علاج

۱- "لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ"(۱)

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں کا رب، زمین کا رب اور عرش کریم کا رب ہے۔

۱- بخاری ۷/ ۱۵۴، مسلم ۴/ ۲۰۹۲۔

۲-"اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلاَ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ"(۱)

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں، پس مجھے پل جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اور میرے تمام معاملات کو سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

۳-"لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ

---

(۱) ابوداود ۴/ ۳۲۴، احمد ۵/ ۴۲، البانی اور عبدالقادر ارناؤط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

مِنَ الظّٰالِمِينَ"[1]

تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں تھا۔

۴- "اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي لاَ أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"[2]

اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

---

(۱) ترمذی ۵/۵۲۹، حاکم ۱/۵۰۵، حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/ ۱۶۸۔

(۲) ابوداود ۲/ ۸۷، نیز دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۳۳۵، صحیح ترمذی ۴/ ۱۹۶۔

۹-مریض کا خود اپنا علاج کرنا

جسم میں جس جگہ تکلیف ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھیں اور تین بار "بسم اللہ" اور سات بار یہ دعا پڑھیں:

"أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ"(۱)

میں اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

۱- مسلم ۴/۱۷۲۸۔

۱۰-مریض کی عیادت کو جائے تو کیا پڑھے

جو بھی مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کو جائے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس مریض کو شفا حاصل ہو جاتی ہے:

"أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ"(۱)

میں عظمت والے اللہ سے، جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمادے۔

---

(۱) ترمذی وابو داود ، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۲/۲۱۰، صحیح الجامع ۵/۱۸۰۔

۱۱- نیند کی حالت میں گھبراہٹ اور بے چینی کا علاج

"أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ"[1]

میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غیظ و غضب اور عقاب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(۱) ابوداود ۴/ ۱۲، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۳/ ۱۷۱۔

۱۲- بخار کا علاج

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے، لہٰذا اسے پانی کے ذریعہ ٹھنڈا کرو"[1]

(۱) بخاری ۱۰/ ۱۷۴، مسلم ۴/ ۱۷۳۳۔

۱۳۳- ڈسنے اور ڈنک مارنے کا علاج

۱- سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور تھوک جمع کر کے ڈنک کی جگہ پر تھوکا جائے۔(۱)

۲- سورۂ کافرون اور معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھی جائے اور پانی اور نمک سے ڈنک کی جگہ پونچھی جائے۔(۲)

---

(۱) بخاری ۲۰۸/۱۰۔

(۲) معجم طبرانی صغیر ۸۳/۲۰، نیز دیکھئے: مجمع الزوائد ۱۱۱/۵، اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۱۴- غصہ کا علاج

غصہ کے علاج کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: غصہ سے بچنا:

یہ چیز غصہ کے اسباب سے اجتناب کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے، غصہ کے بعض اسباب یہ ہیں: تکبر، خود پسندی، فخر، بری حرص، بے موقع کا مزاق، اور ٹھٹھا ہنسی وغیرہ۔

دوسرا طریقہ: غصہ آنے کے بعد اس کا علاج:

اس کے چار طریقے ہیں:

۱- مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرنا (أعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھنا)

۲۔ وضو کرنا۔

۳- جسے غصہ آیا ہے وہ اپنی حالت بدل لے، یعنی بیٹھ جائے یا لیٹ جائے، یا جس جگہ ہے وہاں سے ہٹ جائے، یا بولنے سے رک جائے یا اسی جیسی کوئی اور صورت اختیار کر لے۔

۴- غصہ پی جانے کا جو اجر و ثواب ہے اور غصہ کا جو انجام بد بیان کیا گیا ہے اس کا تصور کرے۔[1]

---

(۱) صحیح دلائل کے ساتھ اس کی تفصیل جاننے کے لئے دیکھئے مؤلف کی دو کتابیں: آفات اللسان، صفحہ ۱۰ تا ۱۲، الحکمۃ فی الدعوۃ الی اللہ، صفحہ ۶۴ تا ۶۶۔

۱۵-حبہ سوداء (کلونجی) سے علاج

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"حبہ سوداء (کلونجی) میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے سوائے سام کے"

ابن شہاب کہتے ہیں: سام سے موت مراد ہے اور حبہ سوداء کلونجی کو کہتے ہیں۔[1] کلونجی میں بیشمار فوائد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد:

"ہر بیماری کے لئے شفا ہے"

---

(۱) بخاری ۱۰/۱۴۳، مسلم ۴/۱۷۳۵۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی ہے:

﴿تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾

الاحقاف:۲۵۔

وہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کردے گی۔ یعنی ہر وہ چیز جو ہلاکت قبول کرنے والی ہو۔ اور اسی طرح کی دیگر آیات۔[1]

---

(۱) زاد المعاد ۴/۲۹۷، نیز دیکھئے: الطب من الکتاب والسنہ، تالیف علامہ موفق الدین عبداللطیف بغدادی، صفحہ ۸۸۔

۱۶- شہد سے علاج

۱- اللہ عزوجل نے شہد کی مکھی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ النحل:۶۹۔

ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بھی بہت بڑی نشانی ہے۔

۲- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنہ لگوانے میں یا شہد پینے میں یا آگ سے داغنے میں، لیکن میں اپنی امت کو داغنے کے عمل سے منع کرتا ہوں"[1]

---

(۱) بخاری ۱۰/ ۱۴۳، نیز شہد کے فوائد کے لئے دیکھئے: زاد المعاد ۴/ ۵۰ تا ۶۲، الطب من الکتاب والسنۃ، صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۶۔

۱۷- آب زمزم سے علاج

۱-رسول اللہ ﷺ نے آب زمزم کے بارے میں فرمایا:

"یہ بابرکت پانی ہے، یہ کھانے کا کھانا ہے (اور بیماری سے شفا بھی)" (۱)

۲-جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

"زمزم کا پانی ہر اس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے نوش کیا جائے" (۲)

---

(۱) مسلم ۴/ ۱۹۲۲، بریکٹ کے درمیان کے الفاظ بزار، بیہقی اور طبرانی کی روایت کے ہیں اور اس حدیث کی سند صحیح ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد ۳/ ۲۸۶۔

(۲) ابن ماجہ وغیرہ، دیکھئے: صحیح ابن ماجہ ۲/ ۱۸۳، ارواء الغلیل ۴/ ۳۲۰۔

۳-رسول اللہ ﷺ (چمڑے کے برتنوں اور) مشک میں زمزم بھر کر لے جاتے اور مریضوں کے اوپر ڈالتے اور انہیں پلاتے تھے“[۱]

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں نے اور میرے علاوہ دوسروں نے بھی آب زمزم سے علاج کے بارے میں عجیب عجیب امور کا تجربہ کیا ہے، میں نے متعدد امراض سے شفایابی کے لئے اسے کئی بار استعمال کیا ہے اور اللہ کے حکم سے مجھے شفا حاصل ہوئی ہے“[۲]

---

(۱) ترمذی، بیہقی ۵/ ۲۰۲، نیز دیکھئے: صحیح ترمذی ۱/ ۲۸۴، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۲/ ۵۷۲، حدیث ۸۸۳، زادالمعاد ۴/ ۳۹۲۔

(۲) زادالمعاد ۴/ ۳۹۳، ۱۷۸۔

۱۸-دل کی بیماریوں کا علاج

دل تین قسم کے ہوتے ہیں:

۱- قلب سلیم (پاک دل): اور یہی وہ دل ہے جس کے بغیر قیامت کے دن بندے کو نجات نہیں ملے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَوْمَ لاَ يَنْفَعُ مَالٌ وَلاَ بَنُونَ ۝ إِلاَّ مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ الشعراء:۸۸،۸۹۔

جس دن مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ لیکن (فائدہ والا وہی ہوگا) جو اللہ تعالیٰ کے سامنے قلب سلیم لے کر حاضر ہو۔

قلب سلیم وہ ہے جو اللہ کے امر و نہی کی مخالف ہر خواہش سے اور اللہ کی بتائی ہوئی چیزوں کے بارے میں ہر شبہ سے محفوظ ہو، چنانچہ وہ غیر اللہ کی بندگی سے محفوظ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کو فیصل ماننے سے محفوظ ہو۔ الحاصل پاک اور صحیح دل وہ ہے جو کسی بھی پہلو سے غیر اللہ کی شرکت سے پاک ہو، بلکہ ارادہ، محبت، توکل، انابت، عاجزی، خشیت اور امید ہر اعتبار سے اس کی عبادت و بندگی اللہ کے لئے خالص ہو، اور اس کا عمل بھی اللہ ہی کے لئے خالص ہو، چنانچہ وہ اگر کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے، بغض رکھے تو اللہ کے لئے رکھے، کسی کو دے تو اللہ کے لئے دے اور کسی سے ہاتھ روکے تو اللہ کے لئے

روکے، غرضیکہ اس کا ہر مقصد اللہ کے لئے ہو، اس کی ساری محبت اللہ کے لئے ہو، اس کا ارادہ اللہ کے لئے ہو، اس کا جسم اللہ کے لئے ہو، اس کے اعمال اللہ کے لئے ہوں اور اس کا سونا اور جاگنا سب کچھ اللہ کے لئے ہو، اسی طرح اللہ کا کلام اور اللہ کے بارے میں گفتگو اس کے نزدیک ہر گفتگو سے بڑھ کر مرغوب ہو، اور اللہ کی مرضی اور پسندیدگی کے کام ہی اس کی سوچ اور فکر کا محور ہوں۔[1]

ہم اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی قلب سلیم کا سوال کرتے ہیں۔

۲-مردہ دل: یہ قلب سلیم کے برعکس ہے، اور یہ وہ دل

---

(۱)إغاثة اللهفان من مصائد الشيطان، تالیف امام ابن القیم رحمہ اللہ ۱/۷، ۲۳۔

ہے جو نہ اپنے رب کو پہچانتا ہے اور نہ اس کے حکم اور اس کی محبت و پسندیدگی کے اعمال کے ذریعہ اس کی عبادت و بندگی کرتا ہے، بلکہ اپنی خواہشات و لذات کے پیچھے پڑا ہوتا ہے، اگر چہ اس میں اللہ کی ناراضگی اور غیظ و غضب شامل ہو، لہٰذا وہ محبت، امید و خوف، رضامندی و ناراضگی اور تعظیم و انکساری ہر پہلو سے غیر اللہ کی بندگی کرتا ہے، چنانچہ وہ اگر کسی سے بغض رکھتا ہے تو اپنے نفس کے لئے رکھتا ہے، اگر محبت کرتا ہے تو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے، اگر کسی کو دیتا ہے تو اپنے نفس کے لئے دیتا ہے اور اگر اپنا ہاتھ روکتا ہے تو اپنے نفس کے لئے روکتا ہے، غرضیکہ نفس ہی اس کا امام، خواہش اس کی قائد، جہالت اس کی رہنما اور غفلت اس کی

سواری ہوتی ہے۔[1] ایسے مردہ دل سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۳- بیمار دل: یہ ایسا دل ہے جس میں زندگی تو ہے لیکن اس میں بیماری بھی ہے، یعنی اس میں (زندگی اور بیماری کے) دو مادّے ہوتے ہیں، کبھی پہلا مادّہ اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور کبھی دوسرا مادّہ، پھر دونوں مادّوں میں سے جو بھی مادّہ اس پر غالب آجاتا ہے دل اسی کا ہو جاتا ہے۔ اس دل کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ پر ایمان، اللہ کے لئے اخلاص اور اللہ پر توکل کا پہلو موجود ہوتا ہے جو اس کی زندگی کا مادّہ ہے، اور اس کے اندر خواہشات کی

---

(۱) دیکھئے: اغاثۃ اللہفان ۱/۹۔

محبت اور ان کے حصول کی خواہش، حسد، تکبر، خود پسندی، تعلی، ریاست وسیادت کے ذریعہ فساد فی الارض، نفاق، ریاکاری اور بخل وکنجوسی کا پہلو بھی موجود ہوتا ہے جو اس کی ہلاکت وبربادی کا مادّہ ہے۔[1] ہم ایسے دل سے بھی اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

قرآن کریم میں دل کی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ یونس:۵۷۔

(۱) دیکھئے: اغاثۃ اللھفان ۱/۹۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو بیماریاں ہیں ان کے لئے شفا ہے اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلاَّ خَسَارًا﴾ الاسراء: ۸۲۔

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کیلئے شفا اور رحمت ہے، ہاں ظالموں کو تو یہ نقصان ہی میں بڑھاتا ہے۔

دل کی بیماریوں کی دو قسمیں ہیں:

۱-وہ بیماری جس کا مریض کو بروقت احساس نہیں ہوتا،

اور یہ جہالت اور شکوک و شبہات کی بیماری ہے،اور دونوں قسموں میں یہی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے، لیکن دل کے فساد کی وجہ سے مریض کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔

۲-وہ بیماری جس کا بروقت احساس ہو جاتا ہے، جیسے حزن وغم اور غیظ و غضب، یہ بیماری طبعی دواؤں کے ذریعہ اسباب زائل کر دینے سے اور دوسرے طریقوں سے بھی دور ہوسکتی ہے۔(۱)

دل کا علاج چار امور سے ہوتا ہے:

امر اول: قرآن کریم سے، کیونکہ قرآن دلوں کے شک وشبہ کے لئے شفا ہے، دلوں کے اندر جو شرک وکفر کی

(۱) دیکھئے: اغاثۃ اللہفان ۱/ ۴۴۔

گندگی اور شکوک و شبہات اور خواہشات کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو دور کر دیتا ہے، جو شخص حق کو جان لے اور اس پر عمل کرے اس کے لئے قرآن ہدایت ہے، اور رحمت بھی ہے، کیونکہ اس سے مومنوں کو دنیا و آخرت کا ثواب حاصل ہوتا ہے:

﴿أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا﴾الانعام:۱۲۲۔

ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کو ایک ایسا نور دیدیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔

امر دوم: دل کو تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

الف-وہ چیز جو اس کی طاقت کی حفاظت کرے، اور یہ چیز ایمان، عمل صالح اور اطاعت والے اور اد و ظائف سے حاصل ہوتی ہے۔

ب- نقصان دہ چیزوں سے پرہیز، اور اس کی شکل یہ ہے کہ ہر قسم کی معصیت اور شریعت کی خلاف ورزی سے اجتناب کیا جائے۔

ج-ہر تکلیف دہ مادّہ سے چھٹکارا حاصل کرنا، اور یہ توبہ واستغفار کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔

امر سوم: دل پر نفس کے تسلط کی بیماری کا علاج:

اس علاج کے دو طریقے ہیں: (۱) نفس کا محاسبہ

(۲) نفس کی مخالفت، پھر محاسبہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

الف- وہ قسم جس کا تعلق عمل انجام دینے کے پہلے سے ہے، اور اس کے چار مقامات ہیں:

۱- کیا یہ عمل اس کے بس کا ہے؟

۲- کیا اس عمل کا انجام دینا اس کے لئے ترک کر دینے سے بہتر ہے؟

۳- کیا اس عمل سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہے؟

۴- اگر وہ عمل تعاون طلب ہے تو کیا اسے اس پر تعاون مل سکتا ہے اور کیا اس کے کچھ اعوان وانصار ہیں جو اس کی مدد کر سکتے ہیں؟ اگر اس کا مثبت جواب موجود ہے تو اقدام کرے، ورنہ ہرگز اس کا اقدام نہ کرے۔

ب-وہ قسم جس کا تعلق عمل انجام دینے کے بعد سے ہے، اوراس کی تین صورتیں ہیں:

ا-اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں نفس کا محاسبہ کرنا جس میں اس سے کوتاہی سرزد ہوئی ہے اور اسے کما حقہ نہیں ادا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بعض حقوق یہ ہیں: اخلاص، خیرخواہی ، اتباع ، مقام احسان کا مشاہدہ ، اللہ کے فضل واحسان کا مشاہدہ، اور ان سب کے بعد خود اپنی کوتاہی کا مشاہدہ کرنا۔

۲-ہر اس عمل پر نفس کا محاسبہ کرنا جس کو چھوڑ دینا اس کے انجام دینے سے بہتر تھا۔

۳-اس مباح یا معتاد کام پر نفس کا محاسبہ کرنا جسے اس نے نہیں کیا، اور کیا اس کام سے اس کا مقصد اللہ کی رضاجوئی اور دار آخرت تھا یا اس سے دنیا مقصود تھی، چنانچہ پہلی صورت میں اسے کامیابی ملے گی اور دوسری صورت میں وہ خسارے سے دوچار ہوگا۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ سب سے پہلے فرائض کی ادائیگی پر اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اگر اس میں کمی ہے تو اس کی تکمیل کرے، اس کے بعد اللہ کی منع کردہ چیزوں پر اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ اس نے بعض منہیات کا ارتکاب کیا ہے تو توبہ واستغفار کے ذریعہ اس کی تلافی کرے، پھر ان اعمال پر نفس کا محاسبہ

کرے جو اس کے اعضاء و جوارح نے انجام دیئے ہیں، اور پھر غفلت پر نفس کا محاسبہ کرے۔ (۱)

امر چہارم: دل پر شیطان کے تسلط کی بیماری کا علاج:

شیطان، انسان کا دشمن ہے، اور اللہ کے مشروع کردہ استعاذہ (پناہ طلبی) کے ذریعہ اس سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے، نبی کریم ﷺ نے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ طلبی کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، چنانچہ آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہو:

"اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ

(۱) دیکھئے: اغاثۃ اللہفان ۱/۱۳۶۔

وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ"

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غائب اور حاضر کو جاننے والے، ہر چیز کے رب اور مالک، میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے بھی کہ اپنے نفس کے ساتھ کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچاؤں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جب صبح کرو اور جب شام کرو اور جب بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو"[۱]

استعاذہ، توکل اور اخلاص یہ سب شیطان کے تسلط و غلبہ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔[۲]

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

---

(۱) ترمذی و ابو داود، نیز دیکھئے صحیح ترمذی ۳/۱۴۲۔

(۲) دیکھئے: اغاثۃ اللہفان ۱/۱۴۵ تا ۱۶۲۔

فہرست

۱- کتاب و سنت کی دعائیں

۲-شرعی دم کے ذریعہ علاج

حاشیہ میں وارد بعض مراجع کی وضاحت

بخاری: صحیح بخاری مع فتح الباری
مسلم: صحیح مسلم مع شرح نووی
احمد: مسند امام احمد
ابوداود: سنن ابی داود
صحیح ابوداود: صحیح سنن ابی داود للالبانی
ترمذی: سنن ترمذی
صحیح ترمذی: صحیح سنن ترمذی للالبانی
نسائی: سنن نسائی
صحیح نسائی: صحیح سنن نسائی للالبانی

ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ

صحیح ابن ماجہ: صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی

حاکم: مستدرک حاکم

ابن حبان: صحیح ابن حبان

الدُّعَاءُ

وَيَلِيه

العلاج بالرُّقى

من الكتاب والسنة

الفقير إلى الله تعالى

سعيد بن علي بن وهف القحطاني

ترجمه إلى الأوردية

أبو المكرم عبد الجليل

مراجعة

محمد إقبال عبد العزيز

أشرف المؤلف على مراجعة الترجمة وتصح

يحها

الدعاء

وَيَلِيه

العلاج بالرُّقى

من الكتاب والسُّنة

تأليف

الفقير إلى الله تعالى

د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

باللغة الأوردية

ترجمة إلى الأوردية

أبو المكرم عبد الجليل

(رحمه الله)

أشرف المؤلف على مراجعة الترجمة وتصحيحها

ردمك: ٩٩٦٠-٤٤-٣٩٧-٣